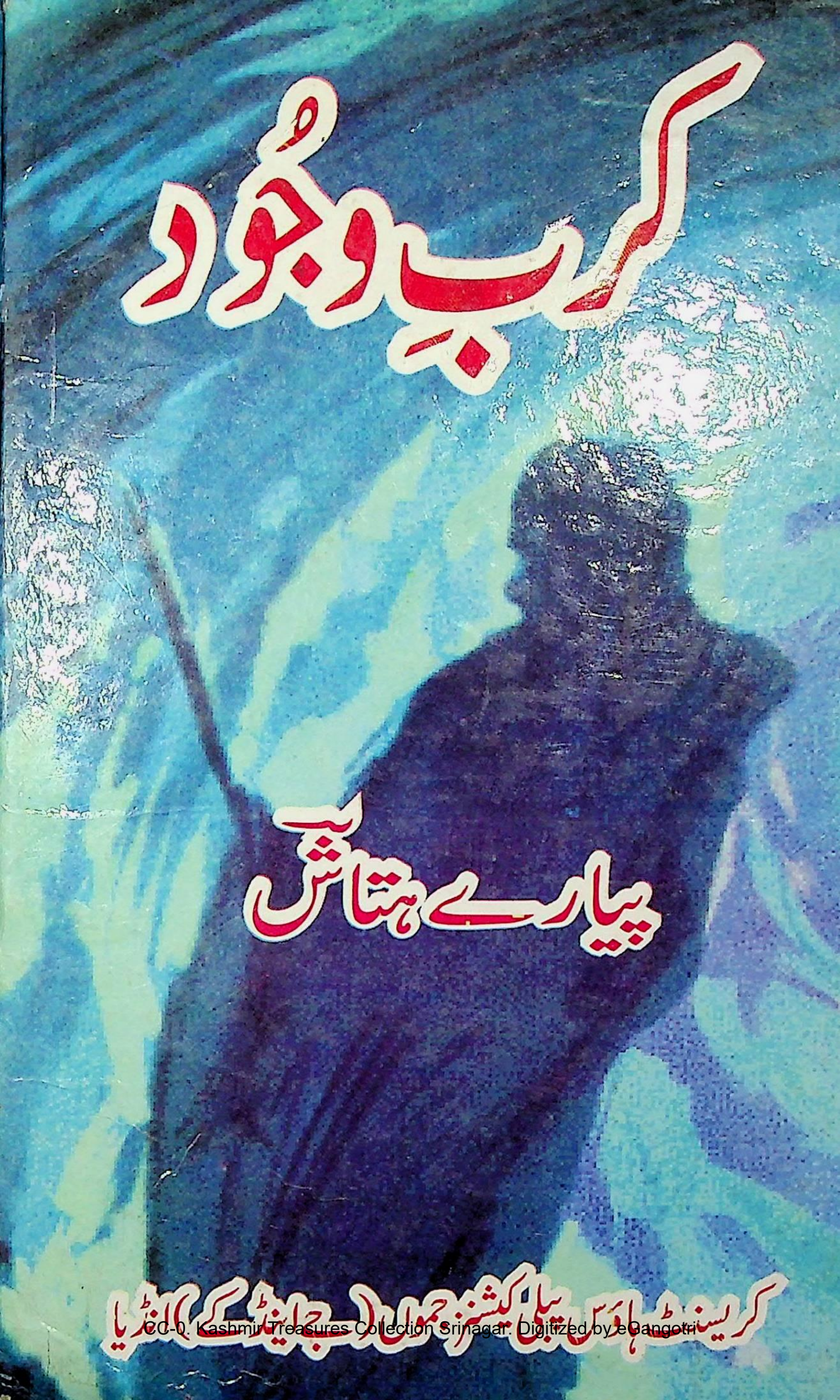


کربِ وجود

پیارے ہتاش

کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز جموں (جے اینڈ کے) انڈیا

کربِ وجود

(مجموعۂ غزلیات)

پیارے ہتاشؔ

کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز جموں (جے اینڈ کے) اِنڈیا

کتاب کا نام	:	کربِ وجُود (مجموعۂ غزلیات)
مُصنّف	:	پیارے ہتاشؔ
سنۂ اشاعت	:	۲۰۰۳ء
سرورق	:	شاہ درویشؔ
تعداد	:	۱۰۰۰
قیمت	:	۲۵۰/روپے
کمپوزِنگ	:	کریسنٹ ہاؤس آف اِنفارمیشن ٹکنالوجی جموں
طباعت	:	جے کے آفسیٹ پریس، دہلی
ناشر	:	کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز جموں، جے اینڈ کے

" KARAB-E-WAJOOD "
AUTHOR : PIAREY HATASH
2003
PRICE : RS.250/-

PUBLISHER
CRESCENT HOUSE PUBLICATIONS
267 - JOGI GATE, JAMMU - 180001
J&K (INDIA) PH: 0191-2543645

ملنے کے پتے

☆ ''ستی سر'' (رجسٹرڈ) دُوردرشن گیٹ لین، اولڈ جانی پور، جموں-۱۸۰۰۰۷

☆ کریسنٹ ہاؤس پبلی کیشنز، ۲۶۷-جوگی گیٹ جموں-۱۸۰۰۰۱

☆ ''کِتاب گھر'' ایم.اے.روڈ، سرینگر کشمیر-۱۹۰۰۰۱

☆ ''کِتاب گھر'' کنال روڈ، جموں-۱۸۰۰۰۲

☆ گُلشن پبلشرز، گاؤ کدل، سرینگر-۱۹۰۰۰۱

انتساب

مادرِ کشمیر کے نام

مَیں اِک زمانے سے ہُوں تیرے دَر پہ سر بہ سجُود
نہ کرسکا کوئی محسُوس یہاں میرا کربِ وجُود

پیارے ہتاشؔ

ترتیب

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان — صفحہ نمبر

عنوان | صفحہ نمبر

"نسخہ ھائے وَفا"

پیارے ہتاشؔ ریاست کے اَدبی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں، وہ بہت ہی فعال، ریاضت کوش اور ہونہار قلمکار ہیں۔ اپنی مادری زبان کے علاوہ وہ بیک وقت اُردو اور ہندی میں بھی لکھتے ہیں اور اپنے قلم کے جوہر دِکھاتے ہیں۔

پیارے ہتاشؔ اپنے بائیں کندھے پر مستقلاً کپڑے کا خوبصورت تھیلا لئے ہوئے اپنے احباب یا مختلف ثقافتی، اَدبی اور تعلیمی اِداروں کے متعلقین سے ملتے رہتے ہیں۔ سادہ سے گاندھیائی لباس میں وہ اَدبی محفلوں میں نُمایاں نظر آتے ہیں۔ آج کے کاروباریت اور صارفیت کے ہوش رُبا عہد میں یہ غنیمت ہے کہ کوئی اِنسان سود و زیاں کا کھاتہ اُٹھانے یا کھولنے کے بجائے اپنے تھیلے سے حُسن اور دَرد کے "نسخہ ہائے وفا" تقسیم کرتا پھرتا ہے۔

یہ بات باعثِ مُسرت ہے کہ پیارے ہتاشؔ غزلوں کا دُوسرا مجموعہ "کربِ وجود" چھپوا رہے ہیں۔ اُن کی چند غزلیں میری نظروں سے گزری ہیں۔ اُن کے اکثر و بیشتر اشعار خلوص، محبت، سچائی اور شرافت کے اِنسانیت نواز اَقدار کی شکست کے سبھی ردِعمل کا اِظہار ہیں۔ ہتاشؔ شخصی سطح پر ریاستی اور مُلکی سطح پر موجودہ دور کے بحران کو محسوس کرتے ہیں اور "اے بسا آرزو کہ خاک شُدہ" کے مصداق اپنے درد و غم کا اِظہار کرتے ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ اُن کا مجموعہ اِدبی حلقوں میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

جموں

حامدیؔ کاشمیری

۲۶رفروری ۲۰۰۳ء

"اپنی بات"

"لمحاتِ گمشدہ" کے بعد "کربِ وجود" نام کا یہ شعری مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جب مَیں نے ہوش سنبھالا، تو اِبتدا ہی میں اَپنے گھر میں عِلم و اَدب کا چراغ روشن پایا۔ میرے والدِ محترم ہندی اور سَنسکرت کے اچھے عالم تھے۔ آپ ریاست کے محکمہ تعلیم میں بحیثیتِ مُدرِّس کام کرتے تھے۔ اِس لئے مُجھے ایک اچھا عِلمی و اَدبی ماحول بھی نصیب ہُوا۔

مجھے بچپن سے ہی اپنی مادری زبان کشمیری کے ساتھ ساتھ ہندی اور اُردو زبانوں سے بھی شغف رہا۔ میری تو اِن زبانوں کے اَدب کا مطالعہ کرنے کی عادت سی بَن گئی ہے۔ مَیں اکثر اِن زبانوں میں شائع ہونے والے رسائل و جرائد اور کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ یوں سمجھئے کہ یہی مطالعہ میری دِلچسپی کا مرکز بَن گیا ہے۔ اُردو اَدب بِالخصوص اُردو شاعری سے مُجھے بے اِنتہا محبت ہے۔ میری اِس دِلچسپی کا ثبوت اُردو و ہندی کے وہ قومی رسائل و جرائد پیش کرتے ہیں جن میں میری تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ یہی میرے ذوق و شوق کا نتیجہ ہے۔

"بزمِ اُردو اَدب" جموں کے ساتھ میرا پچھلے کئی برسوں سے قریبی تعلق رہا ہے۔ مَیں اِس بزم کی ہفتہ وار نشستوں میں باضابطگی سے شریک ہوتا رہا ہوں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہی اَدبی نشستیں میرے لئے اُردو میں شعر کہنے کی محرّک ثابت ہُوئی ہیں۔ رہا سوال اِس ضِمن میں میری کامیابی کا، تو یہ قارئین ہی بہتر جانتے ہیں۔

جہاں تک اِس کِتاب میں درج اَکثر و بیشتر غزلیات کے نفسِ مضمون کا تعلق ہے، اِن میں کشمیر اور کشمیریت کا ذِکر ہے۔ اگر اِن غزلوں کو ایک نفسیاتی و جذباتی عَمل کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ کے زرّیں تاثرات کا اِنتظار رہے گا۔

۱۸ر مئی ۲۰۰۳ء

پیارے ہتاشؔ

☆

یہ لگتا ہے کہِ اِک اُجڑا چمن ہُوں
وَطن میں رہ کے بھی مَیں بے وَطن ہُوں

تصوّر تک نہیں اَب اپنے گھر کا
کِرائے کے مَکاں کی اِک گھٹن ہُوں

بظاہر خوب ہے ہر رَکھ رَکھاؤ
حقیقت یہ ہے نعشِ بے کفن ہُوں

بہُت کم وقت مِلتا ہے اگرچہ
مَیں پھر بھی طالبِ شعر و سخن ہُوں

جہاں میرے سِوا کچھ بھی نہیں ہے
زَمانے میں اِک ایسی اَنجمن ہُوں

میری تہذیب کا کیا پُوچھتے ہو
کہ مَیں پَروردہَ گنگ و جمن ہُوں

مُجھے تُم دَر گزر کردو تو اَچھا
مَیں اِک دیوانے کا دیوانہ پَن ہُوں

☆

سوچتا ہے جو کِس طرح ہو فَساد
ہے یقیناً جہاں میں وہ جلّاد

دے نہ پائے کِسی کو جو خوشیاں
زِندگی میں رہے وہ کیسے شاد

جو اُجاڑے ہے دُوسروں کے گھر
اُسکا گھر بھی رہے گا کب آباد

رہنما گر ہو جاہلِ مُطلَق
پِھر بھی کہنا پڑے گا زِندہ باد

گفتگو اُسکی کتنی شیریں ہے
ہَر عمل میں مگر ہے کِتنا تضاد

☆

ہم یہ دِل ہیں کِسی سے لگائے ہوئے
خود کو اِک آگ میں ہیں جلائے ہوئے

اَب کریں بھی تو کِس کِس کا مذکور ہم
اِک زمانے کے ہم ہیں ستائے ہوئے

کون آئیگا ملنے ہمیں اِس جگہ
ہم کہ صحرا میں گھر ہیں بسائے ہوئے
وہ زمانہ کِسی کا نہ جو بَن سکا
ہَم اُسی پر ہیں نظریں جمائے ہوئے

اُن سے حالِ دِل پُوچھنا
دِل پہ اِک چوٹ سی جو ہیں کھائے ہوئے

اے ہتاشؔ اب توقّع کِسی سے نہیں
دوست دُشمن ہیں سب آزمائے ہوئے

☆

عمر بھر ہم نے درد و غم دیکھے
راحتوں کے عوض اَلَم دیکھے

جِن زبانوں پہ خوب باتیں تھیں
ولولے اُنکے دِل میں کم دیکھے

جِن سے دُشوار تھا سفر اپنا
ہر قدم پر وہ پیچ و خم دیکھے

آپ اپنی مثال جو ٹھہرے
ہم نے دُنیا میں وہ سِتم دیکھے

کِن مصائیب سے ہم نہیں گزرے
اِک جنم میں بھی سو جنم دیکھے

جو حقائق سے دُور تر تھے ہتاشؔ
ایسے بھی صاحبِ قلم دیکھے

☆

جَب وہ آیا ہمیں خبر نہ ہوئی
شبِ ہجراں تھی کہ مختصر نہ ہوئی

لوگ کہتے تھے بے وَفا ہے وہ
بات ہم پر یہ با اثر نہ ہوئی

اُس کا سازش میں نام تھا کِتنا
کوئی سازِش بھی معتبر نہ ہوئی

کِتنی باتیں تھیں اُن سے کرنے کی
گفتگو اُن سے عمر بھر نہ ہوئی

وہ تو شفقت کا دیوتا تھا ہتاشؔ
اُس کے جانے پہ آنکھ تر نہ ہوئی

☆

یہ کیسی ٹھیس لگی دِل پر اَشکبار ہو تُم
کوئی تو بات ہے جو اِتنے سوگوار ہو تُم

ہزار بار کہا دِل سے آؤ گھر کو چلیں
وہ اَب نہ آئے گا کیوں محوِ انتظار ہو تُم

تُمہارے بارے میں کوئی نہیں غلط فہمی
میں اب بھی مانتا ہُوں یہ وَفا شعار ہو تُم

میرے خلُوص و محبت کی آبرو تُم سے
میرے خلُوص و محبت کا اعتبار ہو تُم

تمام زِندگی میری تُمہارے دَم سے ہے
میرا سکُون ہے تُم سے مرا قرار ہو تُم

یہ کِس کی یاد میں تم گُم ہوئے ہو پیارے ہتاشؔ
نہ جانے کون سا غم ہے جو بیقرار ہو تُم

☆

چھوڑ کر ہم کو آخر کِدھر جاوٗ گے
لازماً ہر قدم ٹھوکریں کھاوٗ گے

وقت کی قدر کرنا نہ سیکھا اگر
دیکھنا ایک دِن سخت پچھتاوٗ گے

تُم تو اپنی حقیقت کو سمجھے نہیں
خاک اُس کی حقیقت سمجھ پاوٗ گے

راہِ حق کا اِرادہ مُبارک مگر
راہِ حق پہ چلو گے پھسل جاوٗ گے

زِندگی میں ہمیں ساتھ لیکر چلو
اَجنبی راستوں میں بھٹک جاوٗ گے

غیر ہموار ہیں وقت کے راستے
دیکھنا دَر بَدر ٹھوکریں کھاوٗ گے

یاد آیئگا تُم کو ہتاشِ حزیں
جب کبھی تم حوادِث سے ٹکراوٗ گے

☆

بتاؤں زِندگی کا یہ حِساب مُشکِل ہے
سوال کِس قدر آساں جواب مُشکِل ہے

عمل جو تُم نے کئے زِندگی کی رہ میں غلط
اُٹھا سکو گے تُم اِن کا عذاب مُشکِل ہے

ہنسو نہ تُم کِسی کی ناؤ کو ڈبو کر یوں
پَتہ چلے گا کہاں زیرِ آب مُشکِل ہے

کِسی غریب کی آہیں تُمہیں نہ لے ڈوبیں
کئے گُناہ جو اُن کا حِساب مُشکِل ہے

اِرادہ اُس کا ہے مُجھکو تباہ کرنے کا
وہ ہو سکے گا کبھی کامیاب مُشکِل ہے

سوال تُم نے کِئے ہیں ہتاشؔ سے کِتنے
وہ دے سکے کبھی اِنکا جواب مُشکِل ہے

☆

پھُول گُلشن میں مُسکرانے دو
لہلہاتی بہار آنے دو

دُور جن سے ہوں زِندگی کے غم
اِس زَمانے کو وہ ترانے دو

جو نہ کشتی بچا سکیں اَپنی
اَیسے لوگوں کو ڈُوب جانے دو

کِرنیں سُورج کی بے سَبب تو نہیں
اوس کے قطروں کو جگانے دو

جِن سے بیدار ہو بشر کا شعُور
اَیسے نغمے ہی مُجھ کو گانے دو

شہر کی زِندگی سے نالاں ہُوں
مُجھ کو صَحرا کی سِمت جانے دو

نفَرتوں کا کثیف اندھیرا ہے
پیار کی مشعلیں جلانے دو

جِن سے دُنیا میں بیر ہی پھیلے
ایسی باتوں کو بھُول جانے دو

جو وَفا سے بھرے ہُوں پیارے ہتاشؔ
میری قِسمت میں وہ خزانے دو

☆

وہ بھی دِن تھے جب زُباں پر صِرف اُس کا نام تھا
دِل میں اُس کو یاد کرنا ہی ہمارا کام تھا

میری خاموشی کا کیا ہے راز' یہ کھُلتا نہیں
حق تو یہ ہے ساری بستی میں فسانہ عام تھا

چار سو تھیں اِک سکوتِ بیکراں کی وُسعتیں
اُن سے کیا بچھڑے کہ بس آرام ہی آرام تھا

ہم کو اِک شِدّت سے اکثر یاد کرتا ہے کوئی
یہ نہیں معلُوم کِس کافر کا یہ پیغام تھا

میری نظروں کو تھی اُس معصُوم چہرے کی تلاش
وقتِ آخر بھی مِرے ہونٹوں پہ اُس کا نام تھا

اُسکی اِک اِک بات کی تعریف ہو کیونکر بَھلا
کِتنا خوش اَطوار تھا وہ کِتنا خوش اَندام تھا

تیرے ہر اِک شعر میں اِتنی کشِش تھی اے ہتاشؔ
ایسا لگتا ہے ترے اَشعار میں اِلہام تھا

☆

جِن سے ہوتی نہیں ہے بات بہُت
اُن سے دِل کو توقعّات بہُت

حوصلے اپنے کم نہیں ہُونگے
ہم نے دیکھی ہیں مُشکلات بہُت

اَب مُناسِب نہیں یہاں رُکنا
دیکھیئے ڈھل گئی رات بہُت

کِس کا ہے مُستقل قیام یہاں
کِس کو حاصِل ہو اَثبات بہت

شاعری کے سِوا نہیں کُچھ بھی
بِکھرے بِکھرے ہیں کاغذات بہت

غم اُٹھانا ہی زِندگی ہے ہتاشؔ
یاد ہے یہ کِس کی یہ بات بہُت

☆

اُس کی کِسی بھی بات کا کوئی نہیں جواب
آٹھوں پہر چھلکتا سا رہتا ہے وہ شباب

آزاد ہو کے بھی وہی اپنی ذِہنیت
آزاد ہو نہ پائے کِسی طور ہم جناب

کھاتے رہے ہیں ہر گھڑی دَر دَر کی ٹھوکریں
سچ پوچھئے تو اپنا مُقدّر رَہا خراب

یہ اور بات اِن پہ نہیں اس کا کچھ اَثر
پڑھنے کو لوگ پڑھتے ہیں دُنیا کی ہر کتاب

رِشتے دِلوں کے رَکھ سے دئے اَیسے توڑ کر
ہم کو دَئے ہیں اپنوں نے صَدمات بے حِساب

پہچان ختم ہوگئی ہر ایک شخص کی
ہر ایک شخص آج ہے پہنے ہُوئے نِقاب

رکھتے ہیں دِل میں آرزو جنّت کی اے ہتاشؔ
رکھتے نہیں ہیں لوگ گُناہوں کا کُچھ حِساب

☆

اِس کو ہے کیا میرے غم کا اِتنا پاس
زندگی رہتی ہے کیوں اِتنی اُداس

ہم خُوشامد سے رہے ہیں دُور تر
چاپلوسی ہم کو کب آئی ہے رَاس

زِندگی بھر آپ کو تکتا رہوں
زِندگی بھر آپ رہئے میرے پاس

دِل کو یاد آتی ہے جب بھی آپ کی
خود چھلک پڑتے ہیں اس سے رنج و یاس

ہم بھٹکتے ہی رہے ہیں اے ہتاشؔ!
ہم کو جب تک مِل نہ پایا فَن شناس

☆

یہ کِس کی بات کِس کی داستاں تھی
جو اُٹھتے بیٹھتے وِردِ زُباں تھی

سمٹ آئے تھے اِس میں سَب نظارے
نِگاہِ شوق کِتنی بے کراں تھی!

اُسی نے دِل کو کتنے رَنج بخشے
جِسے مِل کر طبیعت شادماں تھی

گوارَا کر گئے ہم مُسکرا کر
کِسی کی بات گو بارِ گراں تھی

ہتاشؔ خوش بیاں کی بات کیا ہے
جو اُس کی ہر غزل وِردِ زُبان تھی

☆

زِندگی میں یہ حسیں فرض نِبھاتے رہیے
جو بھَٹک جائے اُسے راہ دِکھاتے رہیے

یہ ضروری نہیں رَاحت ہی سے یہ دِل بہلے
شِدّتِ غم سے بھی اِس دِل کو لُبھاتے رہیے

مُطمئین رہیے بہرحال وہ غم ہو کہ خوشی
یعنی ہر رنگ میں اِک جشن مناتے رہیے

پیار کے رِشتے ہیں دُنیا میں مقدّس رِشتے
جس طرح بھی ہو اِن رِشتوں کو نبھاتے رہیے

یہ ضروری نہیں ہر شخص سمجھ پائے اِنہیں
اپنے اَشعار جو ہر اِک کو سُناتے رہیے

جن کی خوشبو سے مہک اُٹھے یہ ماحول تمام
ہر گھڑی ذہن میں وہ پھول سجاتے رہیے

آگ نفرت کی جَلا دیتی ہے بے طور ہتاشؔ
اِس سے ہر حال میں دَامن کو بچاتے رہیے

☆

ہر کوئی ہے غم کا پیکر آج کل
زِندگی کٹتی ہے کیونکر آج کل

لوگ پیکر تھے کبھی اِخلاص کے
بن گئے ہیں کینہ پرور آج کل

زِندگی میں اَب کہاں وہ راحتیں
درد ہے اپنا مقدّر آج کل

ہم بھی کہلاتے تھے گھر والے کبھی
ہم نے مانا اَب ہیں بے گھر آج کل

پیار، اپناپن، خلوصِ زِندگی
اَب کہاں ہیں یہ مُیّسر آج کل

جو رموزِ شعر کو سمجھے ہتاشؔ
کم ہی ملتے ہیں سُخنور آج کل

☆

راہ گو پُرخار تھی اُس پر بھی میں چلتا رہا
اِک دِیا تھا آندھیوں کے دَرمیان جلتا رہا

حق تو یہ ہے زِندگی آئی نہ رَاس اُس کو کبھی
صاف اگر کہیئے کفِ اَفسوس وہ مَلتا رہا

زِندگی کے پیچ وخم سے آشنا وہ شخص تھا
جو غم و آلام کی آغوش میں پَلتا رہا

مُجھ میں وہ موجود تھا جِسکی رہی مُجھکو تلاش
ٹیڑھے میڑھے راستوں پر دیر تک چلتا رہا

عُمر بھر واقف نہ ہو پایا محبت سے کبھی
عُمر بھر جو نفرتوں کی آگ میں جلتا رہا

ایک ایسا دور بھی گزرا ہے مجھ پر اے ہتاشؔ
زِندگی میں دُوسروں کے آسرے پَلتا رہا

☆

اُس نے ہر حال میں جفا کی ہے
ہم نے پھر بھی اُسے دُعا دی ہے

زِندگی پر ہے کِس لئے شیدا
زِندگی نے کبھی وفا کی ہے

پاس آئے تو رابطہ ٹوٹ گیا
کِس جگہ آکے تان ٹوٹی ہے

اُنکی ہر بات داد کے قابل
اُنکی ہر چال سوچی سمجھی ہے

تُم نہ سمجھو گے غم کی عظمت کو
غم کئی راحتوں پہ بھاری ہے

اِس کی قُربت تو عارضی ہے ہتاشؔ
زِندگی چیز ہی پرائی ہے

☆

کیا مِلا تُم کو سِتم اِس طرح ڈھالنے والو
حِرمنِ اَمن میں اِک آگ لگانے والو

یہ بھی سوچا ہے تمہیں وقت کہاں بخشے گا
ایسے انسانیت کا خون بہانے والو

اپنی آنکھوں سے یہ دیکھو کہ جلے گھر کتنے
آؤ جمہوریت کا دعویٰ جتانے والو

سینکڑوں لوگوں کی آنکھوں میں ہیں آنسو لیکن
کِس قدر مست ہو تُم خوشیاں منانے والو

ایسا کیا کام کِیا جس سے ہو شرمندہ بہت
کچھ کہو ہاتھوں میں چہروں کو چھپانے والو

تُم کو تاریخ کرے گی نہ کسی طور معاف
سینکڑوں لوگوں کا یوں خون بہانے والو

اِس حسیں وادی کو اِک آگ میں جھونک دیا
چہرے پہ بدنُما دھبّے سے لگانے والو

کون یہ اِن سے کہے عقل سے لو کام ہتاشؔ
ہے ''اَبھی'' وقت سنبھل جاؤ زمانے والو

☆

جب مستیوں میں ہو وہ چھلکتا ہُوا شباب
میں دیکھتا ہُوں اپنی نِگاہوں کا اِنتخاب

آتی نہیں ہے راس یہ ہر ایک شخص کو
ہوتا ہے کوئی کوئی محبت میں کامیاب

جو بات بھی ہے صاف کہوں گا وہ بزم میں
اِس درجہ کھا رہے ہیں وہ بے سُود پیچ وتاب

ہر ایک جان جائے گا خود اَپنی اَصلیت
تحریر کر رہا ہوں حقائق کا اَیسا باب

میرے قریب تھے جو بہت اُن سے دُور ہُوں
سہنا پڑا ہے دِل کو جُدائی کا یہ عذاب

آئے گا زِندگی میں پلٹ کر نہ پھر کہیں
محسوس ہو رہا ہے کہ "کل" تھا طِلسمی خواب

بے عِلم ہیں جو فن کی سَند سے ہیں سَرفراز
ناکامیاب ہی یہاں ہوتے ہیں کامیاب

میری سرشت میں تو حَق گوئی ہے اے ہتاشؔ
ہر ایک جھوٹ بات کو کرتا ہوں ہوں بے نِقاب

☆

تُم نہ پاؤ گے کہیں ایسا خلوص
یادؔ آئے گا تمھیں میرا خلوص

کیا ہُوا جو آپ خود مُخلِص نہیں
آپ کی باتوں میں ہے کِتنا خلوص

اَب محبت میں حَرارت ہی کہاں
رَفتہ رَفتہ پڑ گیا ٹھنڈا خلوص

بھُول جاؤ گے میری ہر بات کو
یادؔ آئے گا مگر میرا خلوص

آج کا اِنسان اِس سے دُور ہے
آج کے اِنسان میں ہے کیسا خلوص

زِندگی دیتی رہی کیا کیا فریب
ہم لِئے بیٹھے رہے اپنا خلوص

لوگ جب مُخلِص نہیں ہیں اے ہتاشؔ
آیئگا کِس کام پھر تیرا خلوص

☆

کروں کیا تذکرہ اپنے وَطن کا
جو گہوارہ رہا ہے فِکر و فَن کا

دِیا ہے میں نے اَپنا خون اِس کو
کرو گے مول تُم کیا میرے فَن کا

وہ جانِ آرزُو رہتا ہے جس میں
ہے لَب پر تذکرہ اُس اَنجمن کا

غریبوں مُفلِسُوں کی ہے یہ بستی
یہاں کیا خوف ہوگا رَاہزن کا

نِکل آئے تھے اُن آنکھوں سے آنسو
نہ کھولا بھید اُس نے پھر بھی مَن کا

جِسے کشمیر کہتے ہیں جَہاں میں
میں باسی ہوں اُسی اُجڑے چمن کا

ہتاشؔ دِل شِکن سے پُوچھنا یہ
زباں پر ذِکر ہے یہ کِس چمن کا

☆

ہوتے ہیں ایسے زِندگی میں حادِثات بھی
اکثر بِکھر سی جاتی ہے اِنساں کی ذات بھی

آتے ہیں زِندگی میں بُرے دِن جو دوستو
یکسر بدل سی جاتی ہے یہ کائنات بھی

تبدیل جِس سے ہوتا ہے اِنسان کا مزاج
ہوتی ہے اِس طرح کی کبھی واردات بھی

یہ بات مُنحصر ہے بشر کے مزاج پر
زہرابِ غم ہے دوستو! آبِ حیات بھی

قُدرت کا یہ نظام چلے گا اِسی طرح
ڈھل جاتا ہے یہ دن تو پھر آتی ہے رات بھی

ہوتا ہے زِندگانی میں ایسا بھی اے ہتاشؔ
یکدم کُچلنے پڑتے ہیں جب اِحساسات بھی

☆

زِندگی غم کا بیاں ہے دوستو
حادِثوں کی داستاں ہے دوستو

اَب نہیں مجھکو کسی شے کی تلاش
میرے سَر پر آسماں ہے دوستو

کِس طرح تعریف اُس خالق کی ہو
کِس قدر مُشکل بیاں ہے دوستو

اُس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں
وہ تو میرا رازداں ہے دوستو

راہ میں گو مُشکلیں ہیں بے شُمار
زِندگی پھر بھی رَواں ہے دوستو

اُس کے دَر پہ ہر کوئی ہے سَر نِگوں
وہ تو سب کا پاسباں ہے دوستو

ڈھونڈتا ہوں دیر و کعبہ میں جسے
وہ تو اِس دِل میں نہاں ہے دوستو

کل تھا میرِ کارواں بے شک ہتاشؔ
آج گردِ کارواں ہے دوستو

☆

خوب غضب یہ ڈھائے بارِش
پانی میں نہلائے بارِش

ہر اِک شے لے جائے بارِش
کیا کیا ساتھ بہائے بارِش

کِس شدّت کی دُھوپ تھی لیکن
ٹھنڈک سی پہنچائے بارِش

گرمی میں پیاری لگتی ہے
دِل کو چین دِلائے بارِش

ریگستاں ہیں اِس کے طالب
اُن کا دِل بہلائے بارِش

جو موسم کے ساتھ گئی ہے
اَب وہ کہاں سے آئے بارِش

گِرنے لگے کمزور جو چھت ہیں
کِتنی دُھوم مچائے بارِش

☆

اُس کو سو اُلجھنوں نے مارا ہے
زِندگی میں وہ بے سہارا ہے

لوٹ آتا ہے جب وہ رات گئے
ایسا لگتا ہے مُشکلوں سے ہارا ہے

کون کس سے کہے گا سچّ کی بات
اَکثر اَب جھوٹ پر گزارہ ہے

کیا سنورتی یہ زِندگی ہم سے
ہم نے اِس کو بہت سنوارا ہے

دُور تک اُس کے جلوے بکھرے ہیں
کِس قدر دِل شکن نظارہ ہے

☆

اُس کے غم سے ہے زِندگی میری
اُس کا غم ہی مجھے گوارا ہے

دُور رکھتا ہے ہم کو دِل سے وہ
ہم نے دِل میں جِسے اُتارا ہے

کِس طرح اُس کو بھول جاؤں ہتاشؔ
اُس کا اَب بھی مجھے سہارا ہے

☆

چاہ جینے کی بہت کم ہوگئی
زِندگی بھی ہم سے بَرہم ہوگئی

کون اِس کو اِسقدر یاد آگیا
کِس لئے یہ آنکھ پُر نم ہوگئی

لَو چراغِ آرزوٗ بُجھنے لگا
رَفتہ رَفتہ لَو بھی مدھم ہوگئی

کیا کسی کا آستاں نزدیک ہے؟
میری گردن یک بہ یک خم ہوگئی

ظُلمتیں ہی ظُلمتیں ہیں چار سُو
روشنی کِس درجہ یہ کم ہوگئی

ہم سمجھ پائے نہ اے پیارے ہتاشؔ
اُن کی ہر ایک بات مُبہم ہو گئی

☆

غمِ کسی کا بھی ہُوا، میں کب اُس میں نہیں شامِل رہا
جو بھی میرا فرض تھا کبھی اُس سے نہیں غافِل رہا

ناؤ کر دی ہے سُپرد پھر بے ساختہ طُوفان کے
دور تک میری نِگاہوں میں جب نہیں ساحِل رہا

میری مجبوریوں نے مجھ پر ایسے توڑے ہیں سِتم
مجھ کو ہے تسلیم کِسی کے یہ نہیں قابِل رہا

ہم ہی میں اَوصاف نہیں تو اُس سے کُچھ حاصِل کریں
کِس طرح کہیئے جہاں میں کوئی نہیں کامِل رہا

مُجھ پہ جو جان چھڑکتا تھا میرا شیدائی تھا
اے ہتاشؔ اُس کی محبت سے میں نہیں غافِل رہا

☆

کم ہی ملتے ہیں یہاں دِل میں اُترنے والے
دُوسروں کے لئے اَب جاں سے گزرنے والے

تُو سمجھتا ہے جنہیں دِل کے سکوں کا باعث
یہ مناظِر ہیں کسی روز بِکھرنے والے

نا خُدا کے اُنھیں احسان گوارا ہیں کہاں
وہ سفینے جو ہیں طوفاں سے اُبھرنے والے

سوچتا ہوں کہ یہ اَنداز کہاں سے لاؤں
بے نیازانہ زمانے سے گُزرنے والے

تُجھ سے ملنے کی کئی صُورتیں ہیں دُنیا میں
پھُول کی شکل میں مِٹّی سے اُبھرنے والے

ہم کبھی تیری نگاہوں میں بَسے رہتے تھے
آج دُزدِیدہ نگاہوں سے گزرنے والے

وہ کِسی بات پہ قائم کہاں رہتے ہیں ہتاشؔ
اپنے وعدوں سے ہمیشہ ہیں مُکرنے والے

☆

مُطمیئن کِس قدر ہے چشمِ نم
کِتنی تسکین دے گئے ہیں غم

اِتنے دُکھ اَب سہے نہیں جاتے
سِلسِلہ ہوگا کیا کبھی یہ کم

پہلے جلتا تھا کوئی کوئی گھر
اَب تو جلتی ہیں بستیاں پیہم

وہ اُچٹتی سی اِک نظر اُس کی
دِل کے زخموں پہ رکھ گئی مرہم

اُس کے چہرے پہ اِسطرح آنسُو
پھول کے رُخ پہ جس طرح شبنم

رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں
کِن خیالوں میں کھو گئے ہیں ہم

کیا سِتم ہے وہ دِل میں رہ کے ہتاشؔ
یاد آتے ہیں اَب بہت ہی کم

☆

پھر سے ہونٹوں پہ اُس کا نام آیا
دیکھنا کون سا مقام آیا

دَردِ دِل سَر بَسر ہُوا کافور
رُو بہ رُو میرے جب بھی جام آیا

کیا کہوں اپنے دِل کی کیفیت
اُس کے آنے کا جب پیام آیا

اور کچھ بھی رہا نہ یاد مجھے
جب خیال اُس کا صُبح و شام آیا

عُمر بھر پھر نہ ہو سکا آزاد!
جو پرِندہ بھی زیرِ دام آیا

ہم تو دُنیا سے جانے والے تھے
اُس کے آنے کا جب پیام آیا

زِندگی میں مہک سی پھیل گئی
جب بھی ہونٹوں پر تیرا نام آیا

میرے دَم سے تھا میکدہ آباد
پھر بھی مجھ تک نہ کوئی جام آیا

اُس نے منزل کو پا لیا ہے ہتاشؔ
کارواں جو بھی تیزگام آیا

☆

دِن کا سکوں نہ رات کا آرام آجکل
محرمیوں سے ہر گھڑی ہے کام آجکل

نِکھری ہوئی ہے زِندگی کی شام آجکل
رہتا ہے میرے لَب پہ تِرا نام آجکل

گذرے ہیں جب سے وہ میرے گھر کے قریب سے
مہکے ہوئے ہیں گھر کے دَر و بام آجکل

شاید اِسے ہے مُجھ سے کوئی کام آپڑا
ڈُھونڈے ہے مجھ کو گردِشِ ایّام آجکل

دِن رات ہر کسی کو اِسی کی تلاش ہے
حاصِل نہیں کِسی کو بھی آرام آجکل

کِسی کا خیال دِل میں بسا ہے میرے ہتاشؔ
کھویا سا رہتا ہوں میں سرِشام آجکل

☆

اُن سے ملنے کی آرزو تھی کبھی
اُن کی صُورت ہی رُو بہ رُو تھی کبھی

کیا ہُوا آج بے گھر ہیں
دہر میں اپنی آبرو تھی کبھی

اُن کے حُسنِ بہار کا عالَم
ایک دُنیائے رنگ و بو تھی کبھی

اُن کی آنکھوں کی یاد آتی ہے
ایک مستی تھی چار سُو سی کبھی

اُس میں کیوں تلخیاں ہوئیں شامِل
کِتنی شیریں وہ گفتگو تھی کبھی

آج بے شک شِکستہ دِل ہُوں میں
میرے ہونٹوں پہ بھی ہنسی تھی کبھی

اِس سے اِنکار تو نہیں ہے ہتاشؔ
اُس کو پانے کی آرزُو تھی کبھی

☆

یہ زِندگی غموں سے ہے سَرشار کِسقدر
ہم نے اُٹھائے عمر بھر آزار کِسقدر

لگتا ہے چھت پہ جس طرح بکھری ہے چاندنی
دیکھے کوئی حسین ہیں رُخسار کِسقدر

پیہم جو آزماتے ہیں شاید اِسی لیے
وہ دیکھتے ہیں ہم ہیں وَفادار کِسقدر

پیتے ہیں دُوسروں کا لہُو ساری زِندگی
ہنستے ہیں جو بھی ہوتے ہیں زَردار کِسقدر

اَپنوں کی بات چھوڑیئے یہ بات کچھ نہیں
غیروں سے بھی رہا ہے ہمیں پیار کِسقدر

پیارے ہتاشؔ کون تھا اب تُم سے کیا کہیں
مُفلِس تھا اِس پہ بھی تھا وَضع دار کِسقدر

☆

دیکھ لی قِسمت کی ہر گردِش آنکھوں سے
کیا برسی ہے غم کی بارِش آنکھوں سے

اِس سے پہلے دِل پہ اُداسی کا تھا سَماں
کِس نے کی چاہت کی نوازِش آنکھوں سے

دِل میں تمہارے پیار کی لَو جلتی ہے مگر
پھر یہ بتاؤ کیا ہے رنجش آنکھوں سے

راہِ محبت میں آتے ہیں پیچ و خم
پھر اِس پر بھی کیوں ہے تابِش آنکھوں سے

نہیں دِلوں میں پیار محبت اَب وہ ہتاشؔ
کِسی دُشمن کی یہ سازش آنکھوں سے

☆

کیوں نہ دُشمن سے دوستی کر لیں
اِختلافات میں کمی کر لیں

دِل میں جو کچھ ہے اُس کو رہنے دیں
اُس سِتم گر سے بات ہی کر لیں

اِس میں شاید کوئی بھلائی ہو
آپ کہتے ہیں جو وہی کر لیں

اِس سے بھی خوشگوار رِشتہ ہو
احترام اپنے دِل کا بھی کر لیں

آپ کی یہ پُرانی عادت ہے
جب مِلے وَقت دِل لگی کر لیں

جانتے ہیں ہتاشؔ کی فِطرت
جو مِلے اُس سے دوستی کر لیں

☆

نفرتوں کے یہ شعلے بُجھا دیجئے
آپس کی دُوریوں کو مِٹا دیجئے

دورِ ماضی میں جو کچھ ہُوا سو ہُوا
بات کو اَب نہ اِتنی ہَوا دیجئے

آپ کو دینے والا یہ توفیق دے
سب کو تحفۂ مہر و وَفا دیجئے

کوئی بھوکا نہ ہو کوئی غمگین نہ ہو
ایسے لوگوں کو دستِ شفا دیجئے

بے سہارا جو ہو، جس کا کوئی نہ ہو
بے وسیلوں کو ہر اِک دُعا دیجئے

اِختلافات دُوری کی بُنیاد ہیں
درمیاں سے یہ پردہ ہٹا دیجئے

خونِ نا حق بہائے جو شام و سحر
جو بھی ہو اُس کو بے شک سزا دیجئے

اے ہتاشؔ اپنا دُشمن نظر آئے جو
پیار کے نغمے اُس کو سُنا دیجئے

☆

خود کو ہم کِس جگہ پہ لائے ہیں
ہر کِسی سے فریب کھائے ہیں

غیر تو غیر تھے گِلا کیسا
ہم تو اَپنوں سے مات کھائے ہیں

صرف کانٹے ہیں اَور کچھ بھی نہیں
کِس چَمن پر نظر جمائے ہیں

بے بسی، مُفلسی، نصیب ہوئی
ہم یہ سوغات ساتھ لائے ہیں

زِندگی اِک عذابِ پیہم ہے
ہم یہ رِشتہ مگر نبھائے ہیں

کِس کو دُشمن کہیں کِسے ہم دوست
آج تک یہ نہ جان پائے ہیں

ایسے پائی ہے منزلِ مقصود
ٹھوکریں دَربدَر کی کھائے ہیں

نفرتوں کی ہواؤں میں اَے ہتاشؔ
ہم وَفا کے دِیئے جلائے ہیں

☆

شہر وِیراں ہے اور لوگ اُداس
اِس سے کِس بات کا کریں ہم قیاس

وہ نہیں مُدتوں سے میرے پاس
اَب نہیں زِندگی میں کوئی آس

لوگ گھر گھر میں دُبکے بیٹھے ہیں
کون پھیلاتا ہے یہ خوف و ہراس

اُس کو اِنسانیت سے کیا مطلب
جو نہیں ہو اِس کا قدر شناس

وہ نہ سمجھے گا میری مجبوری
کیا غلط ہے میرا یہ قیاس

ذِکر کیا دُشمنی کا ہتاشؔ
ہم کو آئی نہ دوستی بھی راس

☆

آج ماحول میں سکُون سا ہے
پھر بھی دِل میں عجب جنُون سا ہے

خود پہ اِترا رہا ہے جو پیہم
دیکھنے میں وہ کارٹُون سا ہے

اُن کے ہونٹوں پہ مُسکراہٹ سی
میری خاطر یہ اِک شگُون سا ہے

غم سے ہی زِندگی کی ہے بُنیاد
زِندگی کا یہ اِک ستُون سا ہے

لاکھ محتاط ہو مِرا قاتل
اُس کے دامن پہ پھر بھی خُون سا ہے

فِتنہ پرور ہیں وہ ازل سے ہی
چند لوگوں میں کچھ جنُون سا ہے

میں ہی ہُوں بیقرار پیارے ہتاشؔ
وَرنہ ہر سمت اِک سکُون سا ہے

☆

گلچیں کی بات ہے تو کبھی آشیاں کا ذِکر
ہوتا رہے گا انجمن میں گُلستاں کا ذِکر

بے اِختیار یاد مُجھے گھر کی آگئی
آیا زَباں پر جب کِسی خستہ مکاں کا ذِکر

ہوتے رہے ہیں تذکرے محفِل میں دیر تک
چھیڑا یہ کِس نے آج میری داستاں کا ذِکر

اِس دِل کے ساتھ ہوگی مصائب کی بات بھی
گلشن کے ساتھ آئے گا برقِ تپاں کا ذِکر

مُمکن نہیں کہ بزمِ سُخن میں نہ ہو ہتاشؔ
شعروں کا ذِکر یا میرے حُسنِ بیاں کا ذِکر

☆

مَیں کہ قطرہ ہُوں کوئی ساگر نہیں
مَیں کِسی صُورت ترا ہَمسَر نہیں

اِس طرح مُجھ کو نہ ٹھوکر ماریئے
دیکھیئے میں راہ کا پتّھر نہیں

یہ حقیقت ہے کہ ہُوں دِل کا غنی
مانتا ہُوں مَیں کہ اہلِ زَر نہیں

اور کوئی نام مُجھ کو دِیجیئے
مَیں وفاؤں کا اگر پیکر نہیں

مَیں اَگر چُپ ہُوں تو کوئی بات ہے
مَیں کِسی سے بھی یہاں کم تَر نہیں

مَیں اُتر جاتا ہوں دِل میں اے ہتاشؔ
پیار کا اِک بول ہُوں خنجر نہیں

☆

جو عَمل ہے یہاں خَیالی ہے
رَسم اُس بزم کی نِرالی ہے

اُس نے اِس کو ڈبو کے ساحِل پر
آبرُو ناوَ کی بچا لی ہے

آپ کو خاک راس آئے گی
میری دُنیا فقط خیالی ہے

خوب تَر ہے یہ آپ کا اَنداز
جب مِلے ہیں نظر چُرا لی ہے

سَب کو پڑھتا ہے وہ نِگاہوں سے
اُس کی ہر بات ہی مِثالی ہے

تُو جہاں میں ہے کِسقدر فیاض
میرا دَامن کہ پھر بھی خالی ہے

مَیں نہیں جانتا میری کشتی
کِس نے گِرداب سے نِکالی ہے

ہجر کی وادیوں میں رہ کے ہتاشؔ
مَیں نے دُنیا نئی بَسا لی ہے

☆

وَحشت نے وہ سوانگ بھرے تھے
لوگ کئی بے موت مرے تھے

کھِسک گئی نیچے سے دَھرتی
ہم نے جہاں بھی پاؤں دَھرے تھے

جو آنکھیں اَکثر ہنستی تھیں
اُن آنکھوں میں اَشک بھرے تھے

تُو نے ناحق چھیڑ دِیا ہے
میرے دِل کے زَخم ہرے تھے

کِس سے کہیں ہم دُنیا والے
کِتنے کھوٹے کِتنے کھرے تھے

☆

تُم پر جو بیتی سو بیتی
خواب میں ہم بھی بہت ڈَرے تھے

کُچھ تو اِس کا باعِث ہوگا
وہ جو ہم سے بَھرے بھرے تھے

مَیں وہ مناظِر دیکھ رَہا تھا
جو میری نظروں سے پَرے تھے

کیسے ہتاشؔ یہ اُس سے پوچھیں
کِس نے اُس کے کان بھرے تھے

☆

کیا کیا روگ لگائے دَرد
رَگ رَگ میں ہے سمائے درد

جب وہ میرے پاس نہیں
کِس درجہ تڑپائے دَرد

چُپ ہے زباں تو آنکھیں نَم
دِل کو کِتنا ستائے دَرد

کمرے میں دَم گھُٹتا ہے
کھڑکی سے دَر آئے دَرد

کاش کوئی تڑپے خود بھی
کاش کوئی لے جائے دَرد

اَپنا اَپنا ہے یہ مزاج
سب کو رَاس نہ آئے دَرد

دیکھیں کون ہے خوش قِسمت
کِس کے دِل میں سمائے دَرد

دِل کا یہ عالَم ہے ہتاشؔ
لَب پر ہے اَب ہائے دَرد

☆

دیکھتا ہے مِثلِ دِیوانہ مُجھے
دیدۂ حسرت سے پیمانہ مُجھے

پھر بنا دے گا وہ افسانہ مُجھے
پھر کوئی کہہ دے گا دِیوانہ مجھے

جِن پہ مَیں نے ٹھوکریں کھائیں بہُت
پھر اُنھیں راہوں پہ ہے جانا مجھے

بڑھ گئی ہے بے قراری اور بھی
کیا ہُوا وہ اُس کا سمجھانا مُجھے

وہ مِلے تو اُس سے کہہ دینا ضرُور
زِندگی بھر اَب نہ یاد آنا مجھے

یاد آ جاتا ہے اَکثر اے ہتاؔش
مُسکرا کر اُس کا تڑپانا مجھے

☆

جِس کی باتوں کا کُچھ اَثر ہوگا
شخص وہ کِتنا معتبر ہوگا

یاد آؤں گا لازِماً اُس کو
جب بھی وہ مائلِ سفر ہوگا

مُجھ کو اَب دیکھتا ہے حیرت سے
وہ سمجھتا تھا میرا گھر ہوگا

راس آیا نہ اُس کو یہ ماحول
اُس کے دِل میں عجیب ڈر ہوگا

مُجھ سے وہ بار بار پُوچھتے ہیں
کب فسانہ یہ مختصر ہوگا

جس کو لُوٹا ہتاشؔ اَپنوں نے
وہ بھی مجھ سا کوئی بَشر ہوگا

☆

وَقت جیسا بھی ہوگا گزر جائیگا
میرا ماضی نہ پھر لوٹ کر آئیگا

ڈھونڈنے اُس کو صحرا میں نِکلا اگر
سوچ کا ہر تسلسُل بِکھر جائیگا

کِس کو معلوم کل جو بھی ہوگا یہاں
ہر طرف ایک محشر نظر آئیگا

جَب بھی دیکھے گا لاشوں کے اَنبار کو
آدمی ایسے منظر سے ڈَر جائیگا

میرے چہرے کو دیکھیں اگر غور سے
میرا ماضی برابر نظر آئیگا

ہم پہ ڈھائے گئے ہیں ہزاروں سِتم
کوئی اَپنی حِماقت پہ پچھتائیگا

اے ہتاؔش اپنے ماضی کو بھول جا
تُجھ کو وَحشت کا مَنظر ہی یاد آئیگا

☆

بھیگا بھیگا تیرا دَامن یاد آئیگا
اُجڑا کیونکر دِل کا نشیمَن یاد آئیگا

کیسے جلایا تھا میرے اَپنوں نے جِسے
یاد آئے گا اَپنا خِرمن یاد آئیگا

کون تھا اِس دُنیا میں مُجھے سَب سے پیارا
کِس سے ہوئی ہے مُجھ سے اَن بَن یاد آئیگا

گھر گھر میں کہرام مچا ہے آخر کیوں
کیسے رِشتے کیسے بندھن یاد آئیگا

کِس کی یادیں لہُو رُلائینگی دِل کو
کِس کا تھا اِس دِل میں مسکن یاد آئیگا

بھٹکے کب تک ہیں ہم اَجنبی راہوں پر
کہاں ہوئے گُم اَپنے محسِن یاد آئیگا

آج بھی کوئی چاک گریباں سا ہے ہتاشؔ
راہِ وَفا میں کوئی رہزَن یاد آئیگا

☆

کیا بھولوں کیا یاد کروں
کِس کِس سے فریاد کروں

اُجڑا اُجڑا گُلشن ہے
اَب کیسے آباد کروں

سب مُرجھائے چہرے ہیں
کیسے اُنھیں میں شاد کروں

یہ سب میرے اَپنے ہیں
کِس کِس کو ناشاد کروں

دَرد و اَلم کی بات نہ پوچھ
کِس سے بیاں رُوداد کروں

پُوچھ رہا ہے یہ صیّاد
چاہو تو آزاد کروں

کاش مِلے اِتنی توفیق
میں سب کا دِل شاد کروں

یادوں کی زنجیروں سے
خود کو کیا آزاد کروں

میری تمنّا ہے یہ ہتاشؔ
یہ دُنیا آباد کروں

☆

مُجھے دردِ دِل کی دَوا دیجئے
وَفا کا ہُوں طالِب وَفا دیجئے

یہ گرمی کا موسم نہ راس آئیگا
کہ گُلمرگ کی سی ہَوا دیجئے

جو ہر اِک کو اپنی طرف کھینچ لے
مجھے ایسی طرزِ اَدا دیجئے

مَیں حق گوئی کو چھوڑ سکتا نہیں
جو چاہے مجھے وہ سزا دیجئے

اِنہیں پڑھ کے ماضی کی یاد آئیگی
ہیں جتنے بھی خط وہ جلا دیجئے

کوئی دَرد بھی ہو مِٹا پاؤں میں
میرے ہاتھ میں وہ شفا دیجئے

نہیں بے وفائی سے رَغبت کوئی
مجھے بس وَفا کی ضِیا دیجئے

مُسافر ہُوں میں راہِ حق کا ہتاشؔ
مجھے اِس کا رِشتہ بتا دیجئے

☆

کِس کی ہے آواز سُنو
کون ہے یہ ہمراز سُنو

ہر اِک اَپنے گھر میں قید
اِس کا کیا ہے راز سُنو

میرا تخیّل! کیا کہنا
اُونچی ہے پرواز سُنو

کہاں یہ ہو اَفسانہ ختم
یہ ہے ابھی آغاز سُنو

کل کی بات جو کل تک تھی
آج نیا کُچھ راز سُنو

سب کا اَپنا اَپنا ڈھنگ
میرا بھی اَنداز سُنو

کان میں اَمرت گھولتا ہے
مَدھم مَدھم ساز سُنو

کیا کہتے ہو تم یہ ہتاشؔ
کہنے کا اَنداز سُنو

☆

کہاں لوٹ کے آتے منظر
اوجھل جو ہو جاتے منظر

دِل میں آگ لگاتے منظر
دِیپک رَاگ سُناتے منظر

اَیسے بھی لمحے ہوتے ہیں
جب خوشیاں برساتے منظر

جنگل، جنگل، بستی بستی
کیا کیا رَنگ دِکھاتے منظر

جب بھی وہ جلوے بِکھرائے
خود میں ہی کھو جاتے منظر

سچ پوچھو یہ عالم ہے
دِل پر چوٹ لگاتے منظر

☆

بھینی بھینی سی خُوشبو
پُھولوں سے برساتے منظر

اِن کو ڈھونڈیں بھی تو کہاں
کچھ ایسے بہہ جاتے منظر

مور کی صُورت دِل ناچے
اِک مستی بِکھراتے منظر

دِل کو راحت مِلتی ہے
دِل کو کَیسے لُبھاتے منظر

آنکھوں نے دیکھے ہیں ہتاشؔ
ہنستے، بولتے، گاتے منظر

☆

جِس کا بَس اِس جہاں میں چلتا ہے
وہ یہاں سو طرح مچلتا ہے

سخت حیرت ہے آپ سے مِل کر
ہر کوئی اَپنے ہاتھ ملتا ہے

آدمی جس قدر بھی ہو ہوشیار
ٹھوکریں کھا کے ہی سنبھلتا ہے

کاش وہ اعتراف ہی کرتا
جس کے احسان پر وہ پلتا ہے

گھر میں جب ننھے مُنّے بچّے ہوں
کِس قدر اُن سے دِل بہلتا ہے

پست کردار کا جو مالک ہو
آدمی ایسا مجھ کو کھلتا ہے

تُم کبھی مانتے نہیں ہو ہتاشؔ
دِل پہ جادُو یہ کِس کا چلتا ہے

☆

غَم سے برباد دُنیا بسائے کہاں
دِل یہ زخموں کو آخر چھپائے کہاں

اَب تو منزل کے مُبہم نشان بھی نہیں
رَہرو ایسے عالَم میں جائے کہاں

اَشک بن کر یہ آنکھوں سے بہہ جائیگا
دِل غموں کا خزانہ چھپائے کہاں

جو لگائی ہے اَپنوں نے شام و سحر
اپنی اِس آگ کو دِل بجھائے کہاں

زِندگی کی خوشی کے ہیں ضامن مگرؔ
دِل میرا ایسے نغمے سُنائے کہاں

عمر بھر جس نے اِن پر بھروسہ کیا
تیرے وعدوں کو وہ بھُول جائے کہاں

اے ہتاشؔ اَب وہ ماضی کی اِک بات ہے
اَب میسّر چناروں کے سائے کہاں

☆

دِل کو ڈَسنے لگی ہے تنہائی
آج کیا بات مُجھ کو یاد آئی

بے تکلّف نہ ہو یہاں سب سے
بارہا اُس کو بات سمجھائی

کون سی بات اُس سے پوشیدہ
میری ہمراز میری تنہائی

ہر کوئی اَجنبی سا لگتا ہے
زِندگی یہ کہاں پہ لے آئی

ہر کسی کی نظر میں ہوں مُجرِم
بے زبانی یہ رَنگ ہے لائی

کِس سے شکوہ کریں گے جا کے ہتاشؔ
اپنی تقدیر میں ہے رُسوائی

☆

تُم ہی بولو اَپنے گھر میں جاؤں کیسے
بات دِلِ ناداں کو یہ سمجھاؤں کیسے

لمحے لمحے کی تلخی سے تنگ آیا ہوں
ہجر کی گھڑیاں ساتھ اَپنے رکھ پاؤں کیسے

آج بھی تیری ذات سے جو وابستہ ہیں
ماضی کی وہ یادیں بھول میں پاؤں کیسے

دہشت کی اِک آگ نے گھیرا ہے مجھ کو
آخر ایسے دوزَخ سے بچ پاؤں کیسے

تیز دُھوپ ہے کہیں شجر کا نام نہیں
چشمے پر اَب بچّوں کو نہلاؤں کیسے

جیتے جی پھر یادیں ہی رہ جائیں گی
اَپنا بھی اِک مسکن تھا کہہ پاؤں کیسے

دیکھ ہتاشؔ یہ بربادی کے منظر ہیں
تو ہی بتا میں اِن سے دِل بہلاؤں کیسے

☆

دردِ دِل کی کوئی دَوا دیدو
ہم کو بھی دوستو وَفا دیدو

جان لیوا ہے موسمِ گرما
مُجھ کو پہلگام کی ہَوا دیدو

مَیں نے رسمِ وفا نبھائی ہے
مُجھ کو اِس جُرم کی سزا دیدو

کِس قدر مُجھ کو دُور جانا ہے
میری منزل کا کچھ پَتہ دیدو

آگ تو تُم بجھا سکو گے کہاں
جتنی چاہو اِسے ہَوا دیدو

مُجھ سے سرزَد ہُوا نہیں جو ہتاشؔ
ایسے ہر جُرم کی سزا دیدو

☆

کون سی وَادی میں جا کر کھو گئے
وہ بچھڑ کر کِس جہاں کے ہو گئے

آج تک ہے ہم کو اُن کا اِنتظار
پھر نہ وہ آئے پلٹ کر جو گئے

میری اِک اِک بات سے تھے باخبر
لوگ میرے حال پر جو رو گئے

ہوگئی مُدّت نہیں آئے نظر
لوگ وہ کِن وادیوں میں کھو گئے

اِس پر بھی اُن کا میں ہوں احسان مَند
میرے رَستے میں جو کانٹے بو گئے

مُسکرا کر کیا مِلے ہیں وہ ہتاشؔ
دِل میں جتنے داغ تھے سب دھو گئے

☆

دَور ایسا بھی آئے گا شائد
خود کو وہ بھُول جائے گا شائد

زِندگی کا ہر اِک حسیں منظر
یاد میری دِلائے گا شائد

دیکھ کر میری تنگ دستی وہ
دَرد میں ڈُوب جائے گا شائد

اِک پرندہ اُداس بیٹھا ہے
گھونسلا وہ بنائے گا شائد

اُس کے اَنداز سے تھا یہ ظاہر
نئی دُنیا بسائے گا شائد

رُوٹھ کر جا رہا ہے اَب جو ہتاشؔ
پھر پلٹ کر وہ آئے گا شائد

☆

زِندگی میں ڈھیر سارے غم مِلے
پھر بھی یہ شِکوہ رہا ہے کم مِلے

آپ کو فُرصت نہیں ہے بات کی
آپ کو کِس موڑ پر یہ ہم مِلے

ہم محبت کا سبق پڑھتے جہاں
دَہر میں ایسے اِدارے کم مِلے

آپ کے ہر حُکم کی تعمیل کی
آپ نے جب بھی پُکارا ہم مِلے

ہم کبھی سمجھے نہیں اِس کا سبب
آپ ہر اِک بات پر برہم مِلے

موت تھی اِک اِک قدم پر اے ہتاشؔ
زِندہ رہنے کے اِشارے کم مِلے

☆

غَیر ہے کِس قدر جہاں اَپنا
اَب چمن ہے نہ آشیاں اَپنا

مَیں سمجھتا تھا یہ جہاں اَپنا
کِس قدر تھا غلط گُماں اَپنا

یہ زمانہ ہے دُور تر ہم سے
جب سے دُشمن ہے آسماں اَپنا

اِس کی بُنیاد حق پرستی تھی
مُختلِف تھا بہت بیاں اَپنا

ہم تو تقسیم ہو گئے یارو
ہم تو سمجھے تھے ہے جہاں اَپنا

اَپنا شیوہ وَفا پرستی ہے
ہم نے رکھا چلن رَواں اَپنا

کاش دُنیا کو آئے رَاس ہتاشؔ
یہ محبت بھرا بیاں اَپنا

☆

کِتنی بھیانک رات یہاں
ہر جانب خطرات یہاں
لمحہ لمحہ ایک گُھٹن
بکھرے سے جذبات یہاں

دِل ہے جھُلسا جھُلسا سا
آنکھوں میں برسات یہاں

رَنج و اَلم ہم لائے ہیں
کِس کو دیں سوغات یہاں

دِن چھوٹے ہیں مسّرت کے
غَم کی لمبی رات یہاں

کِس کو اِتنی فُرصت ہے
کون سُنے گا بات یہاں

کہاں گئی وہ ہریالی
پت جھڑ جیسے پات یہاں

جب وہ میرے اَپنے تھے
یاد ہیں وہ لمحات یہاں

خُوشی نہیں ملنے کی ہتاشؔ
غَم ہے لگائے گھات یہاں

☆

کچھ یقین جس پہ ہو یہ زمانہ نہیں
بھول کر بھی یہاں دِل لگانا نہیں

بے سبب بھی کبھی مُسکرانا نہیں
تلخ باتوں سے دِل کو جلانا نہیں

جانتا ہوں تمہاری ہر اِک چال کو
رہبرو! تم میرے پاس آنا نہیں

اِس سے مٹّی میں مِلتی ہے عزّت میری
اِس طرح مُجھ سے نظریں مِلانا نہیں

جِس طرح بھی ہو ممکن اُٹھا فائدہ
وقت گزرا تو پھر ہاتھ آنا نہیں

دِل میں روشن ہے جو آس کا اِک دِیا
دیکھنا اِس کو ہرگز بجھانا نہیں

جو ہیں دُنیا کے ہاتھوں ستائے ہوئے
ایسے لوگوں کو مُطلق ستانا نہیں

وقت آنے پہ خود جاگ جائینگے یہ
سوئے لوگوں کو ہرگز جگانا نہیں

یاد ہے اُس نے مجھ سے کہا تھا کبھی
مُسکراتے ہوؤں کو رُلانا نہیں

اے ہتاشؔ اَپنا یہ اَور وہ غیر ہے
اِن جھمیلوں میں تُم ہم کو لانا نہیں

☆

جِس سے پردہ عُمر بھر کرتے رہے
ہم اُسی کے واسطے مرتے رہے

ایک پتھّر تھے کِسی رَستے کا ہم
زِندگی اَیسے بَسر کرتے رہے

عُمر بھر آتی رہی ہے اُنکی یاد
عُمر بھر آہیں سی ہم بھرتے رہے

دُورِیاں حائل ہوئیں وہ دَرمیاں
جو تھے اپنے اُن سے ہم ڈرتے رہے

خونِ ناحق سے رنگے تھے اُن کے ہاتھ
آدمیت کا جو دَم بھرتے رہے

نیکیوں کا یہ صِلہ پایا ہتاشؔ
زِندگی میں ہر قدم مرتے رہے

☆

زِندگی ہر طرح اَدھُوری ہے
زِندہ رہنا مگر ضرُوری ہے

شعر کِس وقت ہوں نہیں معلوم
یہ عمل بھی تو بے شعُوری ہے

آپکے ذِکر تک نہیں پہنچی
داستاں یہ اَبھی اَدھُوری ہے

راس آتی ہے ہم کو خودداری
دُور تر ہم سے جی حضُوری ہے

کون اِس بات کی خبر لائے
ابھی منزل سے کتنی دُوری ہے

تم کو فن کا رہے خیال ہتاشؔ
شاعری میں بہت ضرُوری ہے

☆

کہاں کہاں سے آئی خوشبو
کِس نے یہ بِکھرائی خوشبو

موسمِ گُل میں مہکی ہے یہ
پَت جھڑ میں شرمائی خوشبو

کِتنے بڑے تہوار ہیں یہ
سو رَنگ اِن میں لائی خوشبو

میں کشمیر کا رہنے والا
اِسی لئے راس آئی خوشبو

باغِ نِشاط ہو شالیمار
اِک اِک میں ہے سمائی خوشبو

چندن وَن سے آئے ہو کیا
اپنے ساتھ جو لائی خوشبو

تجھ پہ ہتاشؔ نہیں یہ ظاہر
نغمے تیرے لائی خوشبو

☆

اِک خاموشی سی ہے جہاں اَکثر
ہم کو پاؤ گے تُم وہاں اَکثر

اَپنی ہی ذات پر ہُوا ہے مُجھے
اَپنے محبوب کا گُماں اَکثر

دِل کے اَندر لگی تھی ایسی آگ
جِس سے اُٹھتا رہا دُھواں اَکثر

جِسکے جلوے تھے جذب آنکھوں میں
اُس کی صُورت رہی نِہاں اَکثر

راز پوشیدہ تھے جو دِل میں میرے
ہوگئے خود بخود عیاں اَکثر

یاد آئیگی وادیاں مُجھ کو
لب پہ ہوگی یہ داستاں اَکثر

سوچتا ہُوں کہوں میں دِل کی بات
پِھر بھی کُھلتی نہیں زباں اَکثر

راحتیں دائمی نہیں رہتیں
رَنج ہوتے ہیں جاوِداں اَکثر

☆

جب سے گھر چھوڑ آیا بابا
تب سے ہُوں گھبرایا بابا

کِس کِس شے کو یاد کروں مَیں
ذہن بھی ہے مُرجھایا بابا

چھوڑ کے مَیں بچپن کا آنگن
کِس درجہ پچھتایا بابا

آج نہیں کل جانا ہے گھر
خود کو ہے سمجھایا بابا

جب بھی کوئی مصیبت ٹُوٹی
کوئی پاس نہ آیا بابا

کون سہارا دیتا غم میں
کوئی سنگ نہ آیا بابا

آخر کلہن کی دھرتی سے
کون یہاں ہے لایا بابا

ریت تھی یا جلتا صحرا تھا
پانی نے ترسایا بابا

کِتنے برسوں تک اِس دِل کو
سپنوں سے بہلایا بابا

ریگستان کا گوشہ گوشہ
دُھوپ سے ہے مُرجھایا بابا

دیکھ ہتاشؔ ہے دُھوپ سے جھلسا
کہاں مِلے گا سایا بابا

☆

یہ کبھی آیا نہ تھا دِل میں خیال
زِندگی اِس دَرجہ ہوگی پائمال

اِس طرف دِل ہے غموں سے پائمال
اُس طرف رنگینیاں جاہ و جلال

مَیں تجھے بُھولا نہیں میرے وطن!
تجھ سے بچھڑے ہوگئے گو اِتنے سال

وہ چناروں کی قطاریں دُور تک
اور اُن کا دُور تک جاہ و جلال

بے طرح اِن میں مُجھے اُلجھا گیا
آپکی باتوں میں تھا اِتنا کمال

سوچتا ہی رہ گیا میں کیا کہوں
اور اُس نے کر دیئے کِتنے سوال

ایسے عالَم کو کوئی کیا نام دے
دُور تک تنہائیاں بکھرے خیال

٭

زِندگی میں کِس کو پل کی ہے خبر
پوچھتے ہیں لوگ لیکن کل کا حال

آرزو لینے لگی انگڑائیاں
دِل میں جب بھی آیا ہے اُس کا خیال

وقت سے کوئی نہیں ہے مطمین
آج ہر چہرے پہ ہے گردِ ملال

ہم کہیں تو کِس سے حالِ دِل یہاں
کون دُنیا میں نہیں ہے خستہ حال

دیتا ہے تسکین سا اُس کا خیال
میرا دِل ہوتا ہے جب بھی پُر ملال

کون جانے کل جو ہونے والا ہے
جانتا ہے کون مُستقبل کا حال

یاد کرتے ہیں جسے ہم آج تک
سوچئے وہ شخص تھا کیا باکمال

کرب کا احساس ہے مُجھ کو اَبھی
غم کی شِدّت نے کیا ہے خستہ حال

کیا ہوئے وہ لوگ بستی چھوڑ کر
میرے دِل میں اَکثر اُٹھتا ہے سوال

زِندہ رہتے ہیں وہ دُنیا میں مُدام
جن کے کام ہوتے ہیں اَکثر بے مِثال

پیار کی دو چار باتیں ہوں ہتاشؔ
کیا بھروسہ زِندگی ہے پُر زوال

☆

شِدّت رنج و غم سے چُور سہی
ہم تیری زِندگی سے دُور سہی

مِٹ ہی جائیگا یہ فتور سہی
اُس کو ہر بات کا غُرور سہی

جُرم ثابت نہ ہو سکا اُس پر
اِس کمی سے وہ بے قصور سہی

ہم بہر حال اُس کو پالینگے
اَپنی منزل اگرچہ دُور سہی

آپ کے ہوں قریب تر کِتنا
میری دُنیا سے آپ دُور سہی

اِس پہ بھی ہوں سزا کا مَیں حقدار
مَیں نے مانا مَیں بے قصور سہی

پھر بھی ہیں دِل کے حوصلے قائم
ہم تھکن سے ہزار چُور سہی

مَیں نے رسمِ وَفا کو اَپنایا
مَیں نے مانا میرا قصُور سہی

صِرف دِل پر نہیں کوئی قابو
مجھ کو ہر بات پر عبُور سہی

اُن کی آنکھوں کی بات ہے کُچھ اور
جامِ مئے میں بہت سرُور سہی

اُسکی سیرت کا تجزیہ بھی کریں
دیکھنے میں اگر وہ حُور سہی

اَپنے بارے میں بے خبر ہے ہتاشؔ
اُس کو ہر بات پر عبُور سہی

☆

اِنکساری کہاں زمانے میں
ہر کوئی مَست ہے ستانے میں

ہم ہیں بَدنام اِسی زمانے میں
آپ نے دیر کی بتانے میں

اِسکو آنا ہے آ ہی جائے گا
ذِکر اُسکا میرے فَسانے میں

یہ بھی اِک طرزِ گُفتگو ٹھہری
شرم کیسی نظر مِلانے میں

کیا شِکایت کرے کوئی اُس سے
وہ تو خوش ہے مُجھے رُلانے میں

کہہ رہا تھا وہ آ رہا ہُوں اَبھی
اِتنی تاخیر اُسکے آنے میں

ایک پَل میں ہوئے وہ دُور ہتاشؔ
عُمر گزری قریب آنے میں

☆

جو بات جنگ و جدل کی ہے مختصر کر دو
کہ اَمن و آشتی دُنیا میں معتبر کر دو

گلہ نہ اِس کا کرو دُور ہے اگر منزل
تُم اپنے چلنے کی رفتار تیز تر کر دو

وفاؤں سے میں بہرحال توبہ کرتا ہُوں
میری خطاؤں کو اِک بار درگزر کر دو

نہ ڈگمگائے قدم کوئی راہِ منزل میں
مِرے اِرادہؑ منزل کو با اَثر کر دو

کِسی طرح بھی مِرے حوصلے نہیں ہیں پست
میرے حریف ہیں جو اُن کو یہ خبر کر دو

ہتاشؔ خوب چلن ہے یہ اہلِ دہشت کا
جو لوگ بستے ہیں مِسمار اُنکے گھر کر دو

☆

دِل سے اُن کی یاد تک جاتی نہیں
نیند ساری رات اَب آتی نہیں

ایک خاموشی سی ہے اَب چار سُو
اَب کے کوئل بھی کہیں گاتی نہیں

پتھروں کے شہر کی یہ گرمیاں
اَب کبھی ٹھنڈی ہَوا آتی نہیں

یہ بہارِ گلستاں کا حال ہے
ساتھ اَپنے وَلولے لاتی نہیں

ہر خوشی رُوٹھی ہے ہم سے اِسقدر
اَب وہ اَپنی شکل دِکھلاتی نہیں

اُن سے بچھڑے گو زمانہ ہوگیا
دِل سے اُن کی یاد بھی جاتی نہیں

زِندگی ہم سے خفا سی ہے مگر
بات کیا ہے وہ یہ بتلاتی نہیں

ہم سے ہے وہ دُور اَے پیارے ہتاشؔ
عُمر گزری کچھ خبر آتی نہیں

☆

ٹھیک بخشا یہ اِمتیاز تُمہیں
لوگ کہتے ہیں شاہباز تُمہیں

کامیابی ہو کامرانی ہو
کاش مِل جائے ہر فراز تُمہیں

آج شعر و سخن کی محفِل میں
سب ہیں کہتے اَدب نواز تُمہیں

دردِ دِل کا عِلاج تُم سے ہے
ہم سمجھتے ہیں چارہ ساز تُمہیں

تُم کو دعویٰ عزیز ہے وُہ مگر
اُس نے لکھا ہے بے نیاز تُمہیں

تُم زَباں سے نہ کچھ کہو لیکن
پھر بھی معلوم کِتنے رَاز تُمہیں

مانتا ہوں کہ تُم ہو رازدار ہتاشؔ
ہو بجا طور پر یہ ناز تُمہیں

☆

ہَم تو اَپنے ہی ہاتھوں مجبُور ہوئے
پاس تمہارے رہ کر بھی ہیں دُور ہوئے

وَرنہ کیا اَوقات ہماری دُنیا میں
فیض ہے ہم پر تیرا ہم مشہُور ہوئے

مِل نہ سکا منزل کا کوئی اَتا پتا
ہم تو راہوں پر چل کر ہیں چُور ہوئے

وہ بھی دِن تھے جب تھے ہم اُس کے نزدیک
یہ بھی دِن ہیں خود سے بھی دُور ہوئے

اَندر سے کِسقدر یہ ٹُوٹے ٹُوٹے ہیں
ہم دُنیا کے رَنج واَلم سے چُور ہوئے

کھیل محبت کا یہ بڑا نِرالا ہے
جتنے پاس آئے وہ اُتنے دُور ہوئے

کبھی نہ ہو سکتے تھے وہ دُنیا میں ہتاشؔ
حُسن کے جلوؤں سے جو دِل معمور ہوئے

☆

زِندگی آزار سی لگتی رہی
غم سے یہ بیزار سی لگتی رہی

کِسقدر چنچل تھی اُسکی ہر اَدا
پیار میں اِقرار سی لگتی رہی

کیا عجب جادُو تھا اُس آواز میں
رَاگ میں، مَلہار سی لگتی رہی

میری حالت زرد پتّے کی طرح
وہ کہ سبزہ زار سی لگتی رہی

وہ خیالوں میں تھی ڈُوبی اِسقدر
سوچوں کے سنسار سی لگتی رہی

ہم سمجھ پائے نہ اُسکو اَے ہتاشؔ
اُسکی ''ہاں'' اِنکار سی لگتی رہی

☆

تھک سی گئی ہے اَپنی نظر بھی
کیا جلوؤں کا ہوگا اَثر بھی

ذِکر اُڑانوں کا بے سُود
اَب تو نہیں ہیں بال و پَر بھی

کیونکر ہوگی رات بسر وہ
جِس کی نہیں ہے کوئی سحر بھی

اُسکی اَدا کی بات ہی چھوڑو
شَرمیلی ہے اُسکی نظر بھی

کیا کہیئے کیونکر کٹتی ہے
مُشکل سے ہوتی ہے بَسر بھی

پوچھے کوئی ہتاشؔ تو کہنا
بھُول چُکے ہم اَپنا گھر بھی

☆

گُم سُم ہیں سارے کے سارے
کریں بھی کیا محکوُم بچارے

ہرکوئی سہما سہما ہے
ہر جانب مشکوک نظارے

ساری بستی اُڈ کے آئی
اِتنے حسیں تھے جلوے تُمہارے

چھوڑیئے اَب قِسمت کی باتیں
قِسمت کو اَب کون سَنوارے

بے چینی بے حسی تھی طاری
گِنتا رہا ہوُں رات کو تارے

جب سے ہتاشؔ ہیں گھر سے نکلے
پھرتے ہیں ہم مارے مارے

☆

سَب پہ قیامت ڈھائی کِس نے
آخر آگ لگائی کِس نے

جَور و جفا کا عام چلن ہے
رسم وَفا کی اُٹھائی کِس نے

دَہشت گردی سے منکر ہو
پھر یہ چال چلائی کِس نے

دُوری کا اِلزام ہے ہم پر
پیار کی شمع بُجھائی کِس نے

ہر جانب نفرت کی فصلیں
لیکن بیل اُگائی کِس نے

شعر پہ شعر کہے جاتا ہوں
دِل میں جوت جلائی کِس نے

کِس سے پُوچھیں ہتاشِؔ خستہ
غَم کی رَسم چلائی کِس نے

☆

ہر کوئی بے تاب ہے منزل کو پانے کے لئے
ایک ہم ہیں سوچتے ہیں لوٹ جانے کے لئے

ہر قدم پر مُسکرانا اُس کی یہ تقدیر ہے
ہم مگر پیدا ہُوئے آنسو بہانے کے لئے

آپکے حُسنِ طبیعت کی کریں تعریف کیا
ہر گھڑی تیار ہیں ہم کو ستانے کے لئے

آ گیا ہے سَر پہ سُورج پھر بھی محوِ خواب ہیں
کون آئے ہم کو ایسے میں جگانے کے لئے

چھوڑ آئے اَپنے گھر، لیکن ہمیں معلُوم ہے
کِس نے یہ سازش رَچی ہم کو بھگانے کے لئے

جَب ہمارا ظاہر و باطن ہے یکسر ایک سا
کِس لئے پھر آ گئے تُم آزمانے کے لئے

اَپنی ہر اُمید پر تو پھر گیا پانی ہتاشؔ
ہم تو آئے تھے یہاں کچھ کر دِکھانے کے لئے

☆

ہُوئے ہَم پَر کئی احسان تیرے
رہے ہیں ہم کبھی مہمان تیرے

یہ تیرا ہی کرم ہے ہم ہیں ثابت
کرامت ہے تری فیضان تیرے

سِتم کے سِلسِلے کو جاری رکھنا
کہاں نکلے اَبھی اَرمان تیرے

سخاوت سے تری ہم جی رہے ہیں
ہزاروں ہم پہ ہیں احسان تیرے

سزا اُس کو مِلے بے جُرم ہو جو
نِرالے کِس قدر فرمان تیرے

ہتاشؔ خستہ جاں پر کچھ کرم ہو
ترے دَر پر کھڑے دَربان تیرے

☆

اُس کا یہ اِنتظار سا کیوں ہے
دِل مِرا بے قرار سا کیوں ہے

دِل کے دامن کو کیا ہُوا آخر
اِس طرح تار تار سا کیوں ہے

وہ کہ ہرگز وَفا نہیں کرتا
اُس پہ پھر اعتبار سا کیوں ہے

مُجھ کو حیرت ہے دِل کی فِطرت پر
ہر گھڑی اَشک بار سا کیوں ہے

اِسکی جب ایک بھی نہیں چلتی
دِل پہ پھر اِختیار سا کیوں ہے

دِل کو فُرصت نہیں خزاں سے جب
آشنائے بہار سا کیوں ہے
حال دِل کا بیان ہو کُھل کر
بات میں اِختصار سا کیوں ہے
دِل میں کیا کوئی بھی نہیں بستا
اُجڑا اُجڑا دیار سا کیوں ہے
کیفیت ہے عجیب دِل کی ہتاشؔ
ہر گھڑی اِنتشار سا کیوں ہے

☆

نہیں غم، نہیں میرا گھر کوئی
نہیں پیش مُجھ کو سفر کوئی

نہیں اُس کا کوئی نِشان تک
کبھی اِس جگہ تھا نگر کوئی

وہ تو شہرتوں کا امین ہے
کیا ہُوا نہیں اہلِ زر کوئی

میرے سَر پہ عالَم ہے دُھوپ کا
نہیں دُور تک بھی شجر کوئی

ہیں کسی کو حاصِل عمارتیں
کرے جھونپڑوں میں بسر کوئی

ہوا شائبہ مُجھ کو آپ ہیں
جو پڑی ہے مُجھ پہ نظر کوئی

ہے دُعا کی حاجت ہتاشؔ اَب
نہیں اَب دَوا کا اَثر کوئی

☆

کم نہیں یہ بھی کرم میرے لئے
وَقف ہیں دُنیا کے غم میرے لئے

آپ پر کیونکر کروں گا اعتراض
آپ ٹھہرے مُحترم میرے لئے

دُوسروں میں کِتنی خوشیاں بانٹ دِیں
اَور ہیں دُنیا کے غم میرے لئے

کِس طرح گُزرے گی آخر زِندگی
کِس قدر ہیں رنج و غم میرے لئے

اُس کو کیا سُوجھی محبت میں ہتاشؔ
کر دیئے مخصُوص غم میرے لئے

☆

مُجھے میرے حال پہ چھوڑیئے
میرے دِل کو اَور نہ توڑیئے

ہے اِسی سے دُنیائے آرزُو
کبھی دِل کا رِشتہ نہ توڑیئے

وہ جو ہونا ہے اُسے سوچیئے
وہ جو ہو چُکا اُسے چھوڑیئے

مَیں بھی دیکھ لوں اِس کا حوصلہ
میری سِمت طوفان کو موڑیئے

میرا مشورہ ہے ہتاشؔ یہ
کبھی رَبطِ باہم نہ توڑیئے

☆

کیوں لُٹا میرا جہاں کہنے بھی دو
مُجھ کو اَپنی داستاں کہنے بھی دو

زِندگی کی تلخیاں کہنے بھی دو
دِل کا یہ سوزِ نہاں کہنے بھی دو

باغباں ہے مہرباں کہنے بھی دو
جل رہا ہے آشیاں کہنے بھی دو

زِندگی کا کارواں کہنے بھی دو
یہ رہے کب تک رَواں کہنے بھی دو

ہم نے حق گوئی کو اَپنایا عبث
کون ہوگا ہم زباں کہنے بھی دو

زِندگی کٹتی ہے اَب کِس حال میں
جب سے ہے وہ مہرباں کہنے بھی دو

تھا کبھی نام و نِشاں اَپنا مگر
اَب کہاں نام و نِشان کہنے بھی دو

اَے ہتاشؔ اِس کو نہیں حاصِل ثبات
کیا ہے یہ سارا جہاں کہنے بھی دو

☆

کوئی عالَم ہو مُسکراتا ہُوں
غم کو یوں بے اَثر بناتا ہُوں

جب بھی جاتا ہُوں اُسکی محفل میں
ساتھ رُسوائیاں میں لاتا ہُوں

جان لیتی ہے دُوسروں کی جو
ایسی دہشت سے خوف کھاتا ہُوں

جِن خیالوں کا رَبط ہے تجھ سے
اُن خیالوں میں کھو سا جاتا ہُوں

اُس پہ آئے نہ حرف تک کوئی
خُود پہ اِلزام سو لگاتا ہُوں

زِندگی ریت کا گھروندہ ہے
یہ گھروندہ مگر بناتا ہُوں

اُسکی دُنیا سے دُور تَر ہُوں ہتاشؔ
اَپنی دُنیا الگ بساتا ہُوں

☆

وہ میرا ہمدرد ہے غم خوار ہے
پھر بھی مُجھ سے ہر گھڑی بے زار ہے

کیوں تردّد سے نہیں لیتا وہ کام
کِس لئے وہ اِسقدر لاچار ہے

دیکھئے کب اِس سے چھٹکارا مِلے
ہر مصیبت بر سرِ پیکار ہے

زِندگی سے مات کھا جاتا ہے یہ
آدمی ورنہ بہت ہُشیار ہے

میرے ہونٹوں پر بھی ہیں شِکوے کئی
وہ نظر بھی مائلِ گُفتار ہے

دیکھنے میں یہ سیاستداں ہیں خُوب
کون اِن میں صاحبِ کردار ہے

اِس نتیجہ پر مَیں پہنچا ہُوں ہتاشؔ
زِندگی آزار ہی آزار ہے

☆

دیکھنے میں ہے اَنجانی سی
شکل وہ جانی پہچانی سی

دِل کی تمنّا کو کیا کہئے
پھرتی ہے یہ دِیوانی سی

جانتے ہیں یہ اہلِ سفینہ
ہر اِک لہر ہے طُوفانی سی

اِسکی باتوں کو کیا کہئے
یہ دُنیا ہے دِیوانی سی

گھر کو چھوڑ کے جب بھاگے تھے
وہ اِک رات تھی طُوفانی سی

کہاں چلے آئے ہیں یہ ہم
ہر جانب ہے وِیرانی سی

آنکھوں میں ہے ایک اُداسی
دِل میں بھی ہے وِیرانی سی

کچھ تو ناؤ شکستہ اَپنی
کچھ دریا میں طُغیانی سی

دُنیا ہے چالاک یہ کتنی
ویسے لگتی اَنجانی سی

☆

آتی جسے لگانی آگ
اُسے کہاں ہے بُجھانی آگ

بستی راکھ ہوئی ہے جل کر
کِتنی تھی طوفانی آگ

اُسکے ہجر کی بات نہ پوچھ
جلتی تھی برفانی آگ

ظُلم پہ ظُلم وہ کرتا رہا
اور تھی پانی پانی آگ

اُسکی یاد میں دِل جو جلے
کبھی لگے ہے سہانی آگ

ہو جس سے حق تلفی ہتاشؔ
وہ تو ہے شیطانی آگ

☆

سینکڑوں فِکر ہیں اُمیری میں
لُطف جینے کا ہے فقیری میں

اور حاصِل نہیں کہیں ہر گز
جو مزا اُسکی دستگیری میں

میں کہ پرواز سے نہ تھا واقف
عُمر گزری میری اَسیری میں

تیری زُلفوں کا فیض ہے سارا
لُطف آنے لگا اَسیری میں

ہمکو عیش و طرب سے کیا مطلب
اَپنی تو کٹ گئی فقیری میں

کچھ بھی ہو پھر بھی یاد آتا ہے
کٹ گیا وقت جو اَسیری میں

جو جوانی میں تھیں نصیب ہتاشؔ
اَب وہ باتیں نہیں ہیں پیری میں

☆

جَب سے دِل کو غموں نے گھیرا ہے
چار جانب کثیف اَندھیرا ہے

اور گہری ہوئی ہے تاریکی
کون کہتا ہے یہ سویرا ہے

مُستقل کوئی شے نہیں حاصِل
عارضی ہر جگہ بسیرا ہے

تجھ میں جو کچھ ہے وہ نہیں میرا
مجھ میں جو کچھ بھی ہے وہ تیرا ہے

ہر جگہ شور سا ہے اِک برپا
مَیں بھی دیکھوں کہاں سویرا ہے

زِندگی اِس طرح نہیں تھی ہتاشؔ
ہم نے خود ہی اِسے بکھیرا ہے

☆

لئے ہوئے ہے کئی اِمتحان ڈگر اَپنی
قدم قدم پہ ہے منزل یہ پُرخطر اَپنی

شبِ حیات کی جس سے مٹے گی تاریکی
اَبھی ہے دُور بہت دُور وہ سحر اَپنی

کہوں یہ کِسطرح میں آج تک نہ مل پائی
اگرچہ ڈُھونڈھتا رہتا ہوں میں ڈگر اَپنی

ہزا مشکلیں سہہ کر بھی مطمئین ہیں ہَم
یہ سچ ہے جھونپڑوں میں ہوتی ہے بسر اَپنی

عجیب کشمکش ہے زِندگی میں میرے دوست
نہ اَب ہے رات ہی اَپنی نہ اَب سحر اَپنی

نہیں ہتاشؔ تمہیں اِس کا کِس لئے احساس
رہی ہے زِندگی تا عُمر دَر بدَر اَپنی

☆

کیا کریں اَب ہم کِسی پر اعتبار
بَن گئی ہے دوستی اِک کاروبار

اَصل میں اُلفت ہے جن کا کاروبار
ہم نے دیکھے لوگ ایسے بے شمار

دیکھکر اہلِ جہاں کی پستیاں
رونا آتا ہے مجھے بے اِختیار

زِندگی! تجھ سے ہیں اُمیدیں کئی
دِل ہے بے شک رنج وغم سے ہمکِنار

کِس کو فرصت ہے جو پوچھے اِنکا حال
کون ہوگا غم زدوں کا غم گُسار

دِل سے اَپنی بات کہہ لیتا ہُوں میں
مُدّتوں سے یہ ہے میرا رازدار

کیا بتاؤں اِس کی کیفیت ہتاشؔ
ہر گھڑی رہتا ہے یہ دِل بے قرار

☆

چراغِ مہر و وفا کے یہاں جلا کے چلو
بگڑ چکا ہے جو ماحول وہ بنا کے چلو

ہر ایک حال میں خودداری کا خیال رہے
کِسی کے آگے نہ تُم اَپنا سَر جھکا کے چلو

اِسی سے زِندگی ہے زِندگی کی وُقعت بھی
ہے بزم آرزُو کی، یہ اِسے سجا کے چلو

مِٹا ہی دے گی وہ قدریں جو زِندگی کی ہیں
لگی ہے آگ تعصّب کی جو بُجھا کے چلو

چلو یہ مان لیا دوستی بھی لازِم ہے
کبھی حریفوں سے بھی ہاتھ تُم مِلا کے چلو

خود اَپنا بوجھ اُٹھانا تو کوئی بات نہیں
کِسی غریب کے بھی بوجھ کو اُٹھا کے چلو

پڑے کسی کو کوئی واسطہ نہ کانٹوں سے
حسین پھولوں کا اِک گُلستان سجا کے چلو

اِسی کا نام تو دُنیا میں زِندگی ہے ہتاشؔ
دِلوں سے دِل تو قدم سے قدم مِلا کے چلو

☆

دِل کی دُنیا کو ہر اِک غم سے سجائے رکھنا
یہ دِیا تُند ہواؤں میں جلائے رکھنا

اہلِ دُنیا کو کِسی طرح نہ شکوہ ہو کوئی
ہر گھڑی دستِ وفا اَپنا بڑھائے رکھنا

بارِ خاطر نہ تری بات ہو دُنیا کو کبھی
دیکھنا سب کو تو گرویدہ بنائے رکھنا

پست ہمت کبھی ہونا نہ رہِ ہستی میں
ہر قدم حوصلہء دِل کو بڑھائے رکھنا

اِس زمانے میں بُرائی کا ہے غلبہ سب پَر
ہر بُرائی سے مگر خود کو بچائے رکھنا

اہلِ دُنیا کو سمجھنا بڑا مُشکل ہے ہتاشؔ
اہلِ دُنیا سے ذرا دُوری بنائے رکھنا

☆

آتے ہیں یاد گُورے زمانے کبھی کبھی
مِل جاتے ہیں جو دوست پُرانے کبھی کبھی

کِتنی حقیقتیں تھیں مجھے یاد اَب نہیں
لیکن بنے ہیں اِن کے فسانے کبھی کبھی

ہم تھے تُمہارے اور کِسی اور کے تھے تُم
آتے ہیں یاد وہ بھی زمانے کبھی کبھی

ہم بھی تو رہنا چاہتے ہیں اُن سے دُور دُور
وہ بھی تراشتے ہیں بہانے کبھی کبھی

حق یہ ہے کہ اُن میں تیرا کوئی ذِکر تک نہ تھا
دُہرائے ہم نے اَیسے فسانے کبھی کبھی

حیرت سے موجِ طوفاں اِسے دیکھتی رہی
کشتی لگی ہے خود ہی ٹھکانے کبھی کبھی

میرے لئے تو یہ بھی غنیمت ہے اَے ہتاشؔ
چھیڑے ہیں دِل نے غم کے ترانے کبھی کبھی

☆

میری حالت پہ یہ جہاں ہے چُپ
دِل ہے خاموش تو زباں ہے چُپ

کچھ کُھلے کارواں لُٹا کیونکر
کِس لئے میرِ کارواں ہے چُپ

مُجھ پہ گزری جو عِلم ہے سب کو
پھر بھی ہر شخص کی زباں ہے چُپ

میرے حق میں بیان تھا جس کا
آج وہ میرا ہم زباں ہے چُپ

کون سی بات اُس سے پوشیدہ
اِس پہ بھی میرا رازداں ہے چُپ

میں کہ ہر اِک کو جانتا ہوں ہتاشؔ
کیا کہوں یہ میری زباں ہے چُپ

☆

اپنے دستِ فیض سے میرا مقدر لِکھ کبھی
بات اِتنی سی ہے قِسمت کا سِکندر لِکھ کبھی

مُجھ کو ہرگز نہیں جنگ و جدل سے واسطہ
دُنیا میں ہُوں اَمن کا مجھ کو پیمبر لِکھ کبھی

مَیں نے بھی سب کچھ لُٹایا ہے وطن کے واسطے
مُجھ کو بھی مہر و وَفا کا ایک پیکر لِکھ کبھی

مُجھ کو بھی اِک لمحہ ہو حاصِل سکُون زِندگی
دیکھتا کیا ہے مجھے اَے بندہ پرور لِکھ کبھی

مَیں بس اِتنی بات سے ہی مطمئین ہو جاؤنگا
ہو سکے تو مُجھ کو اپنی رہ کا پتھر لِکھ کبھی

یہ ضروری تو نہیں ہے اِس کا تُو پابند ہو
بات میری مان خود کو میرا رہبر لِکھ کبھی

مُدّتیں گزریں، ہے گھر سے دَربدَر تیرا ہتاشؔ
تیرے بس میں ہوا گر میرا بھی اِک گھر لِکھ کبھی

☆

کیا بتائیں ہم کہاں یہ کھو گئے
بے سہارا پتھروں پہ سو گئے

بے سہاروں کا سہارا تھے جو کل
آج وہ خود بے سہارا ہو گئے

اُن کا اندازِ وفا کیا خوب ہے
رفتہ رفتہ وہ کسی کے ہو گئے

ایک مُدّت سے نہیں دیکھا اُنھیں
وہ خود اپنی اُلجھنوں میں کھو گئے

میں نے اُن کی راہ میں بکھرائے پھول
میری خاطر لوگ کانٹے بو گئے

اَب کہاں ڈھونڈیں اُنھیں ہم اے ہتاشؔ
وہ نہ پھر آئے یہاں سے جو گئے

☆

ہَم نے پالا تھا جسے جی جان سے
لے اُڑے دِل آپ اِک مُسکان سے

دِل بُجھا تو بُجھ گئے اَرمان سے
اِس کے اَندر تھے کئی طُوفان سے

بَن گئے تھے جو کبھی طُوفان سے
اَب وہ ٹھنڈے پڑگئے اَرمان سے

ناخُدا کِس کے سبب ڈُوبی ہے یہ
ناوٗ کافی دُور تھی طُوفان سے

اُسکی محفل میں کوئی اَپنا نہ تھا
بات کیا کرتے کِسی اَنجان سے

وہ نہیں ہیں ساتھ میرے جب ہتاشؔ
دُور تک ہیں راستے سُنسان سے

☆

مِلا نہ زِندگی میں کوئی راہبر اَپنا
کِسی طرح ہی سہی کٹ گیا سفر اَپنا

بھٹکتے اِس طرح ہرگز نہ زِندگی میں ہم
رہِ حیات میں ہوتا کوئی اگر اَپنا

کِیا نہ آپ نے تسلیم اور بات ہے یہ
ہمارا حق بھی یقیناً تھا آپ پر اَپنا

تمہارے ساتھ جو گزرے تھے لمحے یاد آئے
تمہاری بستی سے جب بھی ہُوا گزر اَپنا

عجیب رنگ میں کاٹی ہے زِندگی یہ ہتاشؔ
کوئی ٹھکانہ ہی اَپنا نہ کوئی گھر اَپنا

☆

وہ اَلگ سب سے ہے زمانے میں
عُمر گزری جِسے منانے میں

اُسکا چہرہ بُجھا بُجھا سا ہے
وہ جو ماہر ہے مُسکرانے میں

اَب کُھلا اُس پہ کیا اندھیرا ہے
کِتنا خوش تھا دِیا بُجھانے میں

مَیں نے چاہی ہے ہر خوشی اُس کی
وہ جو خوش ہے مجھے مِٹانے میں

تُم نے سوچا بھی ہے کبھی اِتنا
کیا مِلے گا مجھے ستانے میں

یہ ٹھکانہ ہے ایک شاعر کا
کچھ نہیں ہے غریب خانے میں

دِل شکستہ ہی جانتے ہیں ہتاشؔ
غم کی جو ٹیس ہے ترانے میں

☆

ہر نظر اُسکی میرے دِل میں اُتر جاتی ہے
زِندگی اِک نئے اَنداز سے لہراتی ہے

کیا کہوں کِس طرح دِل کو مِرے تڑپاتی ہے
یاد بیتے ہُوئے لمحوں کی جو آجاتی ہے

ہر بُرائی کا نتیجہ ہُوا کرتا ہے بُرا
دُشمنی سے بھی کبھی دوستی کٹ جاتی ہے

ایک ہی رَنگ میں نہیں رہتی ہے دُنیا قائم
بیت جاتی ہے خزاں جب تو بہار آتی ہے

جب بھی ماحول پہ چھائی ہوئی خاموشی ہو
دِل کی ہر آرزو ایسے میں جلا پاتی ہے

اَے ہتاشؔ اِس میں کوئی بات یقیناً ہوگی
مُجھ کو جو دیکھتے ہی ہر خوشی کتراتی ہے

☆

آپ کو لینا ہے کیا جام سے پیمانوں سے
آپ تو دِل کو لُبھا لیتے ہیں مُسکانوں سے

ہم پہ ہوگا نہ اَثر غم کے بیابانوں کا
ہم گزر آئے ہیں اِن غم کے بیابانوں سے

اُس کو شکوہ ہے اگر کوئی تو ہم سے کہہ دے
کِس لئے ہاتھ مِلاتا ہے وہ بیگانوں سے

لوگ اُس کو بھی تو دِیوانہ کہا کرتے ہیں
دوستی جِس کی ہُوا کرتی ہے دِیوانوں سے

مُجھ کو طوفاں سے عبث لوگ ڈراتے ہیں ہتاشؔ
مَیں بھی تو کھیل چُکا ہوں کئی طوفانوں سے

زِندگی اِسی رنگ میں گزری ہے ہتاشؔ
ہم اُلجھ پڑتے ہیں بکھرے ہوئے طوفانوں سے

☆

روشنی لے کے صُبح کیا آئی
جیسے ثابت ہوئی ہے سچّائی

کُھلنے والی ہے اُس کی اَصلیت
اُس کی ہر بات رَنگ ہے لائی

صاف کر دے گا وقت ہر اِک بات
جھوٹ کیا اور کیا ہے سچّائی

مُجھ کو مِل جائے گی میری منزل
کوئی مُشکِل اگر نہ پیش آئی

اِس پہ گزری جو کیا کہیں تُم سے
یاد جب اُسکی دِل سے ٹکرائی

اِس سے زِندہ رہا ہے نام اُس کا
اُس کی نیکی ہی اُس کے کام آئی

کون ہم سے جُدا ہُوا ہے ہتاشؔ
نیند ہم کو نہ رات بھر آئی

☆

ہم نے دِیا ہے اُسکی جفا کو وَفا کا نام
ظُلمت کو لازِمی ہے کہ اَب دیں ضِیا کا نام

ہم سے نہ اُٹھ سکے گا کبھی یہ غلط قدم
ہم دے سکیں گے زہر کو کیونکر دَوا کا نام

اَب تو دُعا کے نام سے واقف نہیں کوئی
اَب لوگ جانتے نہیں شاید دُعا کا نام

قدریں جو زِندگی کی تھیں یکسر بدل گئیں
بے شرمی کو دیا ہے جہاں نے حَیا کا نام

وہ کِسقدر قریب ہے میرے یہ دیکھئے
میری وفا کو اُس نے دِیا ہے جفا کا نام

پیارے ہتاشؔ آتا ہے ہر اِک پہ ایسا وقت
آتا ہے یاد آدمی کو جب خُدا کا نام

☆

اُنکے دِیدار کو رہے بے تاب
اُنکے جلوے رہے مگر کم یاب

سُوکھا پھیلا ہوا ہے ہر جانب
ہر کوئی بس پُکارتا ہے ''آب''

آیئے ہم کھُلی ہَوا میں چلیں
بند کمروں میں کِسقدر ہے عذاب

زِندگی کی اَدھوری ہے یہ کتاب
ہم نے پڑھ ڈالے ہیں ہزاروں باب

اُس نے توڑے ہیں ہم پہ کِتنے سِتم
یاد رہتا نہیں ہمیں یہ حِساب

اُس سے کیا مِل سکوں گا مَیں بھی ہتاشؔ
پُورا ہوگا کبھی یہ میرا خواب

☆

سَمجھ میں نہ آسکا وہ جو کہنے والا تھا
کہ اُس کا جو بھی تھا اَنداز وہ نرالا تھا

لرز رہی تھی ہر اِک چیز اِس زمانے کی
کہ جِسطرح کوئی طوفان آنے والا تھا

بغیر آپ کے کتنی مہیب ظُلمت تھی
جو آپ آئے تو پھر چار سُو اُجالا تھا

مَیں بُھول سکتا تو کیونکر نوازشیں اِن کی
تمام عُمر مُجھے حادِثوں نے پالا تھا

مہک مہک سے رہے تھے میرے دَر و دِیوار
نہ جانے کون میرے گھر میں آنیوالا تھا

وہ بے وفا تھا مگر میں نہ کہہ سکا ایسا
کوئی سبب تھا جو میری زباں پہ تالا تھا

یہ اَور بات کہ مَیں بے نیاز تھا اِس سے
مجھے تو گردشِ دوراں نے پِیس ڈالا تھا

ہتاشؔ کیا کہوں پہچان بھی سکا نہ اُنھیں
وہ جِن کو مَیں نے کئی بار دیکھا بھالا تھا

☆

گِلہ کیا ہَم اگر ہیں غَم کے مارے
نہیں بھولیں گے ہم احساں تُمہارے

سمجھتا ہے اِنہیں دِل ماہ پارے
تیری نظروں کے یہ مُبہم اِشارے

جہاں ہر سمت ہوں وِیرانیاں ہی
وہاں کیا دیکھ پائیں گے نظارے

بناتے ہیں جو قِسمت دُوسروں کی
ہیں ایسے لوگ ہی قِسمت کے مارے

جنہیں ذرّے سمجھتے ہو زِمیں کے
میری نظروں میں ہیں وہ ماہ پارے

ہتاشؔ خستہ جاں یہ سوچتا ہے
جِیوں بھی تو جِیوں کِس کے سہارے

☆

جِس کی دُنیا میں نہ ہو کوئی بھی قیمت دِیجیے
زِندگی میں میرے دِل کو وہ محبت دِیجیے

آپکے گھر کو وہ سمجھے اَپنے گھر سے بھی عزیز
جو بھی آئے گھر پہ اُس کو اِتنی عزّت دِیجیے

شدّتِ رنج والم میں بھی مَیں ہنستا ہی رہوں
یہ گزارش ہے مجھے ایسی طبیعت دِیجیے

آپ کے بس میں تھا دے سکتے تھے خوشیاں بھی مگر
کب کہا تھا میرے دِل کو رنج وحسرت دِیجیے

آپکا جلوہ نظر آتا رہے جس میں مُدام
دیکھنے کے واسطے اِک ایسی صُورت دِیجیے

دُوسروں کے واسطے بھی جی سکے پیارے ہتاشؔ
زِندگی دی ہے تو کچھ جینے کی مُہلت دِیجیے

☆

محبت سے مِرے دامن کو بھر دو
مُجھے بھی اِک مقامِ معتبر دو

مَیں اَپنے آپ کو پہچان پاؤں
خُدا کے واسطے ایسی نظر دو

ہو جس کے سائے میں آرام حاصل
میرے آنگن میں اِک ایسا شجر دو

رہیں مخصوص یہ دُنیا کی خاطر
میرے دِل کی دُعاؤں کو اَثر دو

مَیں چُھو لوں آسماں کی وُسعتوں کو
مُجھے اُڑنے کو ایسے بال و پَر دو

مَیں ہر سختی زمانے کی اُٹھاؤں
جو ممکن ہو تو پتھر کا جگر دو

اندھیرا دُور ہو اَندر کا جس سے
ہتاشِ مُضطرب کو وہ سحر دو

☆

سوچتا ہُوں وہ آئے گا شاید
وہ تو مُجھ کو بُلائے گا شاید

کُچھ بھی ہو ہم کبھی نہ بچھڑیں گے
یاد اِتنا دِلائے گا شاید

ہَم میں وہم و گُماں بھی ہیں جتنے
دُور دِل سے بھگائے گا شاید

اِک پرندہ چمن میں آیا ہے
وہ نشیمن بنائے گا شاید

اہلِ دُنیا جو دیں گے طعنے اُسے
بوجھ یہ بھی اُٹھائے گا شاید

اَے ہتاشؔ اُسکی نظریں کہتی ہیں
نغمے اُلفت کے گائے گا شاید

☆

عُمر بھر ہم سے پردہ وہ کرتے رہے
ہم دِل و جاں سے اُن پر ہی مرتے رہے

عِشق کے اِمتحان سے گزرتے رہے
غَم اُٹھاتے رہے آہیں بھَرتے رہے

کیا کہیں کِس طرح کی ہوائیں چلیں
پھُول گلشن میں ہر سُو بِکھرتے رہے

لوگ ڈرتے رہے دُشمنوں سے مگر
ایک ہم تھے کہ اَپنوں سے ڈرتے رہے

ایک ہی سانس کے ساتھ سب کچھ مِٹا
لاکھ بنتے رہے وہ سنورتے رہے

ہم سے وہ دُور سے دُور تر ہوگئے
اور ہم تھے کہ دِل میں اُترتے رہے

اے ہتاشؔ اُس پہ ظاہر کریں کِس طرح
یہ وہی تھا کہ ہم جِس پہ مرتے رہے

☆

بات جو بھی ہو عارفانہ ہو
اِس کا اَنداز عاشقانہ ہو

اُس کی ہر بات دوستانہ ہو
غم نہیں وہ اگر یگانہ ہو

خود بھی ہوگا بلا کا وہ کافر
ہر اَدا جسکی کافرانہ ہو

آدمی کا عرُوج تب ہوگا
جب بھی ثابت قدم زمانہ ہو

جی میں ہے یہ لبِ وِتستا کے
خوبصورت سا آشیانہ ہو

حق کے رَستے میں دیکھنا یہ ہتاشؔ
جو قدم ہو مجاہدانہ ہو

☆

اس زِندگی کا کوئی بھی رَازداں نہ ہوگا
کوئی ہم سفر نہ ہوگا کوئی کارواں نہ ہوگا

جو بھی قدم اُٹھے گا راہِ وفا میں اَپنا
یہ بات لازمی ہے وہ رائیگاں نہ ہوگا

فصلِ بہار ہے اَب گُلشن میں سچ ہے لیکن
کیسے کہیں کہ اِس میں دورِ خزاں نہ ہوگا

مَیں چاہتا ہُوں جس کو وہ میرے رُو بہ رُو ہے
اَب اِس سے اور بہتر کوئی سماں نہ ہوگا

اُسکی جفاؤں سے ہم مایوس تو نہیں ہیں
یہ دیکھنا ہے کب تک وہ مہرباں نہ ہوگا

ہر بات کہہ رہے ہیں پیارے ہتاشؔ لیکن
کیسے کہیں کہ سَر پر کوئی آسماں نہ ہوگا

☆

کہیں پہ رات گزارو کہیں سحر کر لو
یہ زِندگی ہے کِسی طور بھی بسر کر لو

وہ دَشت ہو کہ مصائب کا بیکراں صحرا
جہاں پہ آنکھ کھلے اُس جگہ سحر کر لو

بڑھے گی اِس سے محبت کی روشنی یکسر
عقیدتوں کے چراغوں کو تیز تر کر لو

یہ آجتک بھی کِسی کا نہ بَن سکا ہرگز
تُم اعتبار زمانے پہ جس قدر کر لو

نہ مِل سکے گا زمانے میں ہَم سفر مُجھ سا
جو ہو سکے تو میرے ساتھ بھی سفر کر لو

تمہارے رحم و کرم کا ہے مُنتظِر یہ ہتاشؔ
کبھی تو اِس کی طرف بھی کوئی نظر کر لو

☆

اَب ہے کِس حال میں وطن میرا
جلتا رہتا ہے تن بدن میرا

اُسکے بس میں نہیں کِسی صُورت
وہ اُجاڑے گا کیا چمن میرا

یہ کفن ہی میرا اَثاثہ ہے
مجھ پہ رہنے دو یہ کفن میرا

میں نے مانا قریب ہے وہ میرے
کھویا کھویا ہے پھر بھی من میرا

گیت گاتا ہوں مَیں وطن کے ہتاشؔ
کار آمد ہے کِتنا فن میرا

☆

ہر گھڑی ہے کِس شئے کا اِسکے دِل میں ڈر لوگو
کِس لئے ہراساں ہے آج ہر بشر لوگو

جس کے سائے میں سب کو اِک سکون ملتا ہے
کاش تُم بھی بن جاؤ ایسا اِک شجر لوگو

زِندگی میں گزرا ہُوں سینکڑوں مراحل سے
جانتا نہیں پھر بھی اَپنی رہگزر لوگو

آج کے زمانے میں کون کس کی سُنتا ہے
کیا کسی پہ ہوتا ہے بات کا اَثر لوگو

مہربان ہوئے کِس پر آج اُسکے ہمسائے
جَل گیا ہے بستی میں آج کِس کا گھر لوگو

تُم ہتاشؔ کی صُورتِ بے نیاز ہو جاؤ
کیوں جہاں میں پھرتے ہو ایسے دَربدَر لوگو

☆

رہیں مُدام فروزاں مِری نظر میں چراغ
کِسی کی یادوں کے جلتے رہیں سفر میں چراغ

خُدا کرے کہ ہر اِک گھر سے دُور ہو ظلمت
خُدا کرے کہ ہوں روشن ہر ایک گھر میں چراغ

یہ دِل کی ظُلمتوں نے جسکو گھیر رکھا ہے
جلتے ہوئے ہیں اگرچہ نگر نگر میں چراغ

ہزار بار نُمایاں ہوئے ترے جلوے
ہزار بار جلے ہیں میری نظر میں چراغ

میرا یہ دِل بھی مسّرت کی روشنی دیکھے
ہتاشؔ کاش جلیں میرے سُونے گھر میں چراغ

☆

سَب مسائل کا نکلے گا حَل دیکھئے
حوصلہ کر کے صِرف ایک پَل دیکھئے

اَمن حاصِل ہو اِسکی دُعا کیجئے
اور کب تک یہ جنگ و جدل دیکھئے

آج بے شک ہے سو مشکلوں سے گِھرا
کِتنا رنگین ہو گا وہ کل دیکھئے

دِل کا عالم ہے یہ آپکے ہجر میں
اِک صدی بن گیا ایک پَل دیکھئے

گو یہ کیچڑ کی زَد میں ہے ہر سمت سے
خوبصورت ہے پھر بھی کنول دیکھئے

آج چُپ چُپ سے ہیں گو ہتاشؔ حزیں
لازماً اِن کا روشن ہے کَل دیکھئے

☆

مَیں زِندگی کا ایک شِکستہ مزار ہُوں
مَیں ہر قدم پہ رنج و اَلم سے دوچار ہُوں

کوئی بُرائی بھی میرا دَامن نہ چھو سکی
مَیں مطمئین ہُوں اِس سے کہ پرہیزگار ہُوں

جو چاہتے ہیں مجھ کو نہیں اُنکا کچھ شمار
ایسے بھی لوگ ہیں مَیں جنھیں ناگوار ہُوں

جِن میں کِسی طرح کی بناوٹ نہ ہو کوئی
ایسی محبتوں کے لئے بے قرار ہُوں

تُو مُجھ سے دُور دُور ہے اِسکا نہیں ہے غم
یہ بات کم ہے کیا میں تیرا جان نثار ہُوں

پہچان میری کِس طرح ممکن ہے دوستو!
حق یہ ہے راستے کا مَیں گرد و غبار ہُوں

ہر راہ گیر دیکھتا ہے غور سے ہتاشؔ
دِیوار پر لگا ہُوا اِک اِشتہار ہُوں

☆

اَے اَمن کے پُجاری یہ غارت گری ہے کیوں
اِس پر سِتم روا ہے کیوں یہ عسکری ہے کیوں

جِس نے کِیا ہُوا ہے کئی بے کسوں کا قتل
وہ شخص اِس قصوُر سے لیکن بَری ہے کیوں

کہتے ہیں لوگ ظُلم و سِتم کی ہے عمر کم
اِس پر بھی شاخِ ظُلم وسِتم کی ہری ہے کیوں

بے اِختیار اِس میں اُلجھ کر مَیں رَہ گیا
تیری نِگاہِ ناز میں افسوں گری ہے کیوں

مُجھ کو مِلے تو اُس سے یہ پُوچھوں کبھی ہتاشؔ
مُجھ پر تری نِگاہِ کرم سرسری ہے کیوں

☆

سوال کر نہ سکے حَل کِسی سوالی کا
رہا ہے تذکرہ کافی جنابِ عالی کا

ہو جب زمین ہی بنجر تو خاک پھول کھلیں
کہو قصور ہے کیا اِس میں کوئی مالی کا

عجیب بات ہے گلیوں میں دَر بہ دَر ہیں آپ
بڑا مقام تھا لیکن جنابِ عالی کا

تھی اُسکی بس یہی توفیق اور کیا کرتا
بُرا منایا نہیں ہم نے اُسکی گالی کا

کوئی ہوا اُس سے گلستاں میں جھک کے مِلتی ہے
مِزاج دیکھئے پھولوں کی نرم ڈالی کا

ہتاشؔ زِندگی میں پھر بھی سادہ دِل ہیں بہت
سُنا ہے نام بہت ہی جنابِ عالی کا

☆

دیکھ کر مُجھ کو مُسکرائی تھی
اُس نے پھر بھی نظر چُرائی تھی

مُجھ کو نادان سب سمجھتے تھے
سادگی میری رنگ لائی تھی

دیر کے بعد ہم پہ راز کُھلا
زیست اَپنی نہیں پرائی تھی

مِلتی جُلتی تھی آپ سے یکسر
ہم نے تصویر جو بنائی تھی

آپ کو ہر خوشی میسّر ہو
لب پہ اَکثر دُعا یہ آئی تھی

مَیں نے اَپنا سمجھ لیا تھا اِسے
زِندگی اَصل میں پرائی تھی

مَیں کہ اُسکو سمجھ سکا نہ ہتاشؔ
اُس نے قِسمت مِری بنائی تھی

☆

بُھولے ہیں زِندگی کی ہر چال روتے روتے
کِس درجہ ہو گئے ہم بے حال روتے روتے

شِکوے ہزار لیکن لَب پر نہیں ہے کوئی
دِل کا ہُوا ہے کیسا یہ حال روتے روتے

کِس سے کہیں کہ اِن میں اَب اَشک تک نہیں ہیں
آنکھیں ہوئی ہیں کِتنی کنگال روتے روتے

دیکھیں کِسی کی صُورت ممکن نہیں رہا یہ
ہر سِمت چھا گئے ہیں کچھ جال روتے روتے

مَیں جانتا ہُوں اُس کو کچھ ٹھیس سی لگے گی
کیونکر بیاں ہو دِل کا یہ حال روتے روتے

اُس پر گراں ہی گزرے لیکن ہتاشِؔ خستہ
ہم کہہ ہی دیں گے پھر بھی اَحوال روتے روتے

☆

جیسے دِل کہوں حسرتوں کا دُھواں ہے
میرے حال پر جب سے وہ مہرباں ہے

کہیں میرا گاؤں نہ ہو، کس سے پُوچھوں
یہ کیسی ہے بستی یہ کیسا دُھواں ہے

کہاں تک مُجھے آزمائے گا ظالم
تیری خامُشی میرے دِل پہ گراں ہے

یہ دِل چاہتا ہے کوئی ظُلم ڈھائے
اُسے ڈُھونڈتا ہوں مگر وہ کہاں ہے

ہے دِلچسپ یہ دِل اُجڑنے کا منظر
جو پھیلا ہوا دُور تک اِک دُھواں ہے

ہتاشؔ ایسے میں، مَیں اکیلا نہیں ہُوں
میرے دِل میں یادوں کا اِک کارواں ہے

☆

میرے دِل سے ہر اِک خوشی چھین لی ہے
یہ کِس نے مجھے غم کی سوغات دی ہے

نہیں اِس نے اَب تک کسی سے وَفا کی
جو حق کی کہیں بے وفا زِندگی ہے

ایسے گھیر رکھّا ہے رَنج و اَلم نے
یہی زِندگی ہے تو کیا زندگی ہے

میں اِظہار اِس کا نہ ہر گز کروں گا
مگر دِل میں شمعِ وَفا جل رہی ہے

میری ذات سے برہمی ہے اُنہیں کیوں
میری ذات میں کون سی وہ کمی ہے

غلط ہوگا یہ وہ وَفا پر ہیں مائل
مگر ہم نے اُڑتی خبر یہ سُنی ہے

ہتاشؔ اِس سے دِل کو مِلی ہے مسّرت
محبت نے نفرت کو جب مات دی ہے

☆

کیا تھا عُروج کیا زَوال دیکھتا رہا
مَیں زِندگی کا ہر کمال دیکھتا رہا

ناگفتہ بہ تھا اُس کا حال دیکھتا رہا
اُس ذی وقار کا زوال دیکھتا رہا

کِتنے قریب تھے میرے جو دُور ہوگئے
بدلی جو وقت نے وہ چال دیکھتا رہا

سینچا تھا جِس کو خون سے ویراں ہوگیا
مَیں اپنے گُلستاں کا حال دیکھتا رہا

اَپنوں کے ہر کمال سے واقِف تھا میں ہتاشؔ
جو کھیلتے رہے وہ چال دیکھتا رہا

☆

آدمی کا نہ قول ہے نہ قرار
کِس قدر یہ بُلند ہے کردار

ہم تو اِس سے کبھی نہیں مایوس
ہاں کی صُورت ہے آپ کا اِنکار

کیا کہیں کیسا دَور آیا ہے
ہر کوئی زِندگی سے ہے لاچار

سینکڑوں آفتوں کا گھیرا ہے
ہوگا اِنسان کب بھلا بیدار

کِس سے رکھّیں اُمید تُم ہی کہو
جو بھی ہے اُس کا پست ہے کردار

میرا اِیمان ہے یہ پیارے ہتاشؔ
وہ ہمیشہ سے ہے مِرا شہکار

☆

کھنڈروں کے نِشان بولتے ہیں
یعنی اَپنی زبان بولتے ہیں

دِل میں جو بھی ہیں زخم کی صُورت
میرے دِل کے نِشان بولتے ہیں

کِتنے خاموش ہیں بُزرگ تمام
ہر طرف اَب جوان بولتے ہیں

یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے
آپ کیسی زبان بولتے ہیں

کون تھا جو یہاں سے گُزرا ہے
راستوں کے نِشان بولتے ہیں

شعر میں بات کرتے ہیں وہ ہتاشؔ
میرؔ کی جو زَبان بولتے ہیں

☆

اُسکی باتوں کا کُچھ جواب نہیں
میرے شِکوں کا کچھ حساب نہیں

بات ہے آپکی نگاہوں سے
آپ سے تو کوئی خطاب نہیں

مَیں حقیقت پسند ہُوں صاحب
میری آنکھوں میں کوئی خواب نہیں

وہ ادائیں تو جان لیوا ہیں
اُن اداؤں کا کچھ جواب نہیں

جام و مینا کا تذکرہ ہے بہت
اَنجمن میں مگر شراب نہیں

یہی تہذیبِ نَو ہے پیارے ہتاشؔ
اَب کِسی بات سے حجاب نہیں

☆

دِل ہے خاموش اور لَب خاموش
زِندگی میں رہے یہ کب خاموش

شور ہے گولیوں کا ہر جانب
اِس لئے اَب ہوئے ہیں سب خاموش

کیا کہوں کیسا دَور آیا ہے
لوگ رہتے ہیں بے سبب خاموش

ہر کوئی ہم پہ طنز کرتا تھا
اُسکی محفل میں ہم تھے جب خاموش

عِشق میں وہ بھی وقت آیا ہے
بات کرتے رہے ہیں لَب خاموش

جاننا چاہتے ہیں ہم یہ ہتاشؔ
کِس لئے آپ کے ہیں لَب خاموش

☆

تُو کہاں تک فریب کھائے گا
سانس دھاگا ہے ٹُوٹ جائے گا

وہ تو جَور و سِتم پہ مائل ہے
دِل کہاں تک قرار پائے گا

دیکھنا تیری یاد آئے گی
جب بھی گھر میں اندھیرا چھائے گا

شُغل اُس کا فریب کاری ہے
وہ کِسی کے نہ کام آئے گا

ہر قدم ہوں گے لاکھ ہنگامے
دِل کی بستی میں جب وہ آئے گا

دربدر ہُوں میں زِندگی میں ہتاشؔ
کون رَستہ مجھے دِکھائے گا

☆

کُچھ حقیقت ہے کُچھ کہانی ہے
کیا کہیں کیا یہ زِندگانی ہے

ایک مُدّت سے سرگرانی ہے
ہم پہ اُس کی یہ مہربانی ہے

ہَم سمجھتے رہے دوام اِسے
زِندگی ورنہ آنی جانی ہے

اُسکی باتوں کی کیا کریں تعریف
اُسکی باتوں میں کیا روانی ہے

اُس نے بھی تو سلام ہے بھیجا
میرا پیغام بھی زبانی ہے

اُسکی تعریف کیا ہو پیارے ہتاشؔ
ہم کو حاصِل جو پاسبانی ہے

☆

وہ اَکیلا کہاں سِتم گر تھا
ساتھ اُسکے عظیم لشکر تھا

راحتیں اُسکو غم مُجھے حاصل
اَپنا اَپنا مگر مُقدر تھا

آج وہ کِسقدر پریشاں ہے
جو خلُوص و وَفا کا پیکر تھا

عاجزی بھی تھی اُسکی باتوں میں
ہَم نے مانا وہ دِل کا پتھر تھا

پھر بھی قائم تھی برتری اُسکی
وہ کہ مُجھ سے ہزار کمتر تھا

دیکھ لینا زمانے بھر میں ہتاشؔ
لوگ مانیں گے تُو سُخنور تھا

☆

دوستوں کی یہ دوستی دیکھی
ہر قدم اِن کی دُشمنی دیکھی

اُسکا چہرہ تھا کِتنا پژمُردہ
اُس کے چہرے پہ بے بسی دیکھی

اُسکا دِل تھا اگرچہ افسردہ
اُسکے رُخ پر شگُفتگی دیکھی

کھوئے ہونگے غموں کی یورِش میں
آپ کے لب پہ جب ہنسی دیکھی

اِس کا آخر کوئی سبب ہوگا
دُور تک جو ہے خامشی دیکھی

وہ غموں میں بھی مُسکراتا تھا
صرف اُس میں یہی کمی دیکھی

نام بے شک ہے اُس کا پیارے ہتاشؔ
اُس کی ہر بات میں خوشی دیکھی

☆

ہَم کِسے دوست کہیں اور کِسے دُشمن اَپنا
خطروں کے دائرے میں آیا ہے خِرمن اَپنا

اِتنا بھی کہہ نہیں سکتے کہ جفا کار ہے وہ
اِک عجب آگ میں جلتا ہے یہ تن من اَپنا

اَب تو بکھرے ہوئے تِنکوں کے سوا کچھ بھی نہیں
وہ بھی دِن تھے کہ چمن میں تھا نشیمن اَپنا

برق! قائم تھیں گلستاں کی بہاریں اِس سے
کیا کِیا تُو نے جلا ڈالا نشیمن اَپنا

گھر ہی میں جو اُڑاتے رہے تُم خاکِ وطن
ڈُھونڈنے پر بھی نہ مِل پائیگا مَدفن اَپنا

شہر سے دُور نکل جائینگے کہیں پیارے ہتاشؔ
اَب تو ہنگاموں میں لگتا ہی نہیں من اَپنا

☆

جَور کِتنے کیے حساب کرو
ہر حقیقت کو بے نقاب کرو

کیوں بناتے ہو جُھوٹ کا عادی
مُجھ کو اِتنا نہ تُم خراب کرو

آپ سے مِری گذارش ہے
ہر بُرائی سے اِجتناب کرو

آپ کے پاس جتنے بھی غم ہیں
وہ میرے نام اِنتساب کرو

اِک کرشمہ دِکھاؤ تم ایسا
ذرّے ذرّے کو ماہتاب کرو

ہم تو ہر حال میں تمہارے ہیں
ہم سے اِتنا نہ اِجتناب کرو

بات سب سے کرو وہ پیارے ہتاشؔ
سُننے والوں کو لاجواب کرو

☆

مذاقِ زِندگی ایسے اُڑائے دوست بن کر
وہ میرے حالِ دِل پہ مُسکرائے دوست بن کر

ضروری ہے کہ اُسکی کیجئے مہمان نوازی
کوئی دُشمن کبھی جو گھر میں آئے دوست بن کر

نہیں ملنے کا اُس جیسا جہاں میں اور کوئی
جو میری ہر خوشی مجھ سے چُرائے دوست بن کر

توقع یہ مِٹائے گا کبھی وہ تشنگی کو
مگر رَستہ وہ صحرا کا دِکھائے دوست بن کر

ہزاروں بار یہ ثابت ہُوا! دُشمن ہیں میرے
ہزاروں بار وہ نزدیک آئے دوست بن کر

ہتاشؔ اُس سے ہو میرے دِل کو کیا اُمید کوئی
میرے ہمراہ خود جو ڈگمگائے دوست بن کر

☆

میرے دِل میں وہ کبھی اُترا بھی تھا
یاد آتا ہے اُسے دیکھا بھی تھا

آج وہ خاموش ہے میری طرح
وہ کبھی اِک آگ کا دریا بھی تھا

مُجھ میں تھا وہ پھر نظر آتا کہاں!
دُور تک مَیں نے اُسے ڈُھونڈا بھی تھا

وہ تھا بے بہرہ وَفا کے نام سے
کیا کہوں مَیں نے اُسے پرکھا بھی تھا

دیکھنے والوں کی تھی اَپنی نظر
چاند تھا وہ چاند کا ٹکڑا بھی تھا

کر نہ پائیں سامنا وہ اَے ہتاشؔ
مُشکلوں کو مَیں نے للکارا بھی تھا

☆

طے کِسی طور نہ ہوگا یہ سفر ریت ہی ریت
چار جانب ہے میرے پیشِ نظر ریت ہی ریت

بن چکی ہے سراسر اُنکی نظر ریت ہی ریت
دیکھتے رہتے ہیں جو شام وسحر ریت ہی ریت

جب یہ صُورت ہو تو اُمید کہاں پھُولوں کی
دِل کی بستی میں تو آتی ہے نظر ریت ہی ریت

جو اُگاتے ہیں زمانے کے لئے پھُول ہی پھُول
پھانکتے رہتے ہیں وہ لوگ مگر ریت ہی ریت

میری رفتار پر بھی اُسکا اثر پڑتا ہے
اُس نے رَستے میں بچھائی ہے اگر ریت ہی ریت

اِس پہ بھی تُو اُسے کیا اَپنا ہی سمجھے گا ہتاشؔ
ڈال دے وہ تیری آنکھوں میں اگر ریت ہی ریت

☆

اِک وسیلہ زِندگی کا میرا فن
زِندہ رکھے گا مجھے کیا میرا فَن

چشمِ حیرت سے مُجھے دیکھیں گے لوگ
اُس بُلندی پر بھی ہو گا میرا فَن

لازمی ہے شعر میں موزونیت
کیا کرے گا اِس میں تنہا میرا فَن

یہ نِکھارے گا میرے جذبات کو
خُوبیاں پیدا کرے گا میرا فَن

اَپنے اَندر ہے کئی پہلو لئے
گاہے نَوحہ گاہے نغمہ میرا فَن

مَیں سمجھتا ہُوں بخوبی اَے ہتاشؔ
کیا ہے میری شاعری کیا میرا فَن

☆

اُس سے بس اِتنی گزارش کرنا
نہ کِسی شَے کی نُمائش کرنا

وہ تو اِس چیز سے ہے دُور بہت
کِس لئے اُس کی ستائش کرنا

کوئی خواہش نہیں پُوری ہوتی
اَب کِسی شَے کی نہ خواہش کرنا

دِل کا ہر زخم دِکھایا ہے اُسے
اَب نہ کِسی طرح نُمائش کرنا

مَیں نے بھی تُم سے تُمہیں مانگا ہے
تُم بھی میری کبھی خواہش کرنا

جِس کے کردار میں خُوبی ہو ہتاشؔ
یہ ضروری ہے ستائش کرنا

☆

نام ہے اُس کا خُدا مُشکِل کُشا
وہ تو ہے ہر شخص کا مُشکِل کُشا

مُشکلیں آسان ہوتی جائیں گی
وہ ہے دُنیا میں مِرا مُشکِل کُشا

میں کبھی مایوس ہو سکتا نہیں
حوصلہ ہے آپ کا مُشکِل کُشا

مُشکلیں سب اَپنے سَر لیتا ہے وہ
میرا سب سے ہے جُدا مُشکِل کُشا

مُشکِلیں میری تبھی مِٹتی گئیں
ساتھ میرے جب چلا مُشکِل کُشا

دِل شِکستہ ہو نہ ہرگز اَے ہتاشؔ
دے گا تُجھ کو حوصلہ مُشکِل کُشا

☆

اَنجمن کی جان ہے اُردو غزل
اُردو کی پہچان ہے اُردو غزل

ہر جگہ محفِل میں یہ موجود ہے
ہر جگہ مہمان ہے اُردو غزل

کوئی بھی شاعر ہو اِس پر ہے فِدا
اِک حسیں رُجحان ہے اُردو غزل

جُھومتے ہیں جس پہ اَکثر سامعین
وہ نِرالی تان ہے اُردو غزل

بے اَثر ہے زِندگی اِس کے بغیر
زِندگی کی شان ہے اُردو غزل

اِتنا رَکھ لے یاد اَے پیارے ہتاشؔ
آج کی پہچان ہے اُردو غزل

☆

مَیں تڑپ جاتا ہوں اِتنا یہ رُلاتی ہے مُجھے
اَے وطن جب بھی تیری یاد ستاتی ہے مجھے

اِک نہ اِک رنگ سے دِیوانہ بناتی ہے مُجھے
یاد ماضی کی کئی بار رُلاتی ہے مجھے

تیری یادیں ساتھ ہیں پھر بھی اکیلا ہُوں مگر
کیا کہوں کِس طرح تنہائی ڈراتی ہے مجھے

دِل میں محسُوس سی ہوتی ہے چُبھن ماضی کی
اِک خلش ہے کہ جو راتوں کو جگاتی ہے مجھے

اَپنی مٹّی کی وہ خُوشبو کہ جو تڑپاتی ہے
کوئی تو چیز ہے واپس جو بُلاتی ہے مجھے

میرے ماحول کی پژمُردہ فضا پیارے ہتاشؔ
کِتنا رنگین سماں یاد دِلاتی ہے مجھے

☆

تُم ہی کہدو جائے تو جائے کہاں
آدمی دِل کا سکُوں پائے کہاں

دَب چُکا ہُوں مُجھ پہ ہیں احسان بہت
لَا [illegible] دامن دِل یہ پھیلائے کہاں

ہَم فقیروں کو نہیں دَرکار زَر
زِندگی اَب ہَم کو لے جائے کہاں

ہر طرف پھیلی ہے یہ غارَت گری
دِل یہ اَمن و آشتی پائے کہاں

کہہ سکُوں جو حالِ دِل اُس سے کبھی
اَپنی صُورت بھی وہ دِکھلائے کہاں

کیا کرُوں اِس پر بھروسہ اَے ہتاشؔ
میرا دِل بھی میرے کام آئے کہاں

☆

جس میں سَو حقائق ہیں ایسا اِک جہاں جانو
میری بات کو ہرِگز تُم نہ رائیگاں جانو

کُچھ بھی ہو مِری منزل راہ میں نہیں رُکتی
یعنی میری منزل کو تُم رَواں دَواں جانو

اِس کے بعد سمجھو گے زِندگی کے معنی تُم
زِندگی مصائب کا ایک اِمتحاں جانو

آرزوئیں دِل کی ہیں اِک ہجوم کی صُورت
اِس ہجوم کو ہرگز تُم نہ کارواں جانو

ایسی مسکراہٹ جو دُور ہے حقائق سے
ایسی مُسکراہٹ کو دَرد کا جہاں جانو

اَے ہتاشؔ یہ دُنیا اِک سرائے فانی ہے
اِس سرائے فانی کو گردِ کارواں جانو

☆

دِل میں کِس درجہ اِنکساری ہے
اِس لِئے سَب سے اَپنی یاری ہے

اُس کو شعر و اَدب سے کیا مطلب
اُس کا اَنداز کاروباری ہے

دِل پہ نشتر لگاتے رہتے ہیں
آپ کی خُوب غَم گُساری ہے

جِس کی تشریح ہو نہیں سکتی
آپ کے دِل میں وہ بے قراری ہے

یہ ہمیں جانتے ہیں وہ صُورت
کِتنی معصُوم کِتنی پیاری ہے

جِس طرف دیکھتے ہیں پیارے ہتاشؔ
سوگواری سی سوگواری ہے

☆

اُس کی ہر بات میں ہے اِک تکرار
کبھی اِقرار ہے کبھی اِنکار

اِس پہ بھی آسکا نہ وہ کافر
قسمیں کھائی تھیں اُس نے گو سَو بار

دیکھ لی اِس کی ہر اَدا ہم نے
ہو چکے زِندگی سے ہم بے زار

مَیں اُسی پر یقین کرتا ہُوں
جِس نے دھوکا دِیا مُجھے ہر بار

تُو نے بخشا میری خطاؤں کو
تیرا کِتنا بُلند ہے کِردار

حال دِل کا کہیں تو کِس سے ہتاشؔ
کوئی مِلتا نہیں یہاں غم خوار

☆

کِتنی بارِ گراں سی گزری ہے
زِندگی بے نِشاں سی گزری ہے

دِل کو گھیرے تھے سینکڑوں خدشات
بات وہم و گُماں سی گزری ہے

کیا کہوں زِندگی کے بارے میں
زِندگی رائیگاں سی گزری ہے

کٹ گئی ہے مگر حقیقت میں
صِرف آہ و فغاں سی گزری ہے

بات اُس نے جو کی نہیں اَب تک
دِل پہ بارِ گراں سی گزری ہے

اِس قدر مُشتہر ہوئی ہے ہتاشؔ
بات جتنی نِہاں سی گزری ہے

☆

مُجھے جو ستانے لگے رات دِن
کہاں چین پانے لگے رات دِن

نِگاہیں چُرانے لگے رات دِن
وہ خود کو چُھپانے لگے رات دِن

جنھیں بات کرنا بھی آتی نہ تھی
وہ باتیں بنانے لگے رات دِن

اُنھیں پُوچھنے والا کوئی نہیں
مُجھے کیوں ستانے لگے رات دِن

وہ جِن کی نظر سمائے ہیں ہم
ہمیں بُھول جانے لگے رات دِن

وہ نزدیک آئے تو صُورت ہے یہ
بڑے ہی سُہانے لگے رات دِن

جنھیں بُھولنا چاہتا ہُوں ہتاشؔ
وہی یاد آنے لگے رات دِن

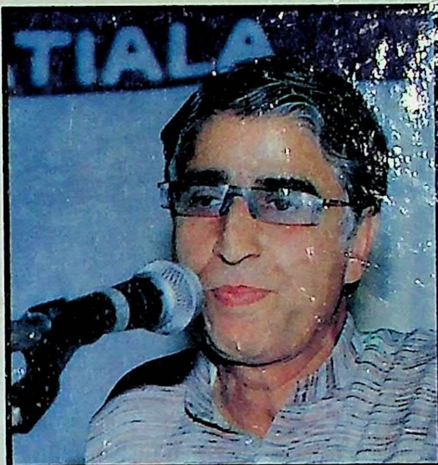
یہ کتاب مجھے کشمیری ڈپارٹمینٹ، کشمیر یونیورسٹی میں
لیکچرار جناب رتن لال تلاشی صاحب نے دی۔

تاریخ:- ۲۳، جولائی ۲۰۰۳ء تماوف احمد ناتش
(بُرزوہ وار) ایم-اے (فائینل) کشمیری،

"KARB-E-WAJOOD"

A Collection of Urdu Ghazals by Piarey Hatash

Published by Crescent House Publications, Jammu-1 ... 2001



پیارے ہتاشؔ اسمِ بامسمّیٰ قسم کا انسان ہے۔ اِس دور میں جب ذہن مکدر اور دِل تنگ ہو چکے ہیں اور صرف عام اِنسان ہی نہیں اچھے خاصے پڑھے لکھے افراد بھی فکری اور جذباتی اعتبار سے چھوٹے چھوٹے دائروں میں مقید ہیں' کسی ایسے فرد سے ملنا یا ہم کلام ہونا جس کے لب و لہجے میں اِس دور کی کڑواہٹ اور ٹھہرے ہوئے پانیوں جیسی سڑاند نہ ہو' کسی تازہ ہوا کے لطیف جھونکے سے کم نہیں ہے۔ مَیں پیارے ہتاشؔ سے جب بھی ملتا ہوں اِسی طرح کی کیفیت سے دوچار ہوتا ہوں۔ وہ بڑا محنتی، ذہین اور پیارا اِنسان ہے۔ اُردو، ہندی اور کشمیری تینوں زبانوں میں شعر کہتا ہے۔

موصوف کے مجموعۂ کلام ''کربِ وجود'' میں ایسے نشانات موجود ہیں جو روشن مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن جیسا کہ اقبالؔ کہتے ہیں:

؎ بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کُھلتا'

میری دُعا ہے کہ خُدا پیارے ہتاشؔ کے شعری جوہر کو جلا بخشے، آمین!

۲۹؍مئی ۲۰۰۳ء

شعبۂ اُردو، جموں یونیورسٹی

پروفیسر ظہور الدین

(پی ایچ. ڈی، ڈی لٹ)